2011

سالانہ روحانی مجلّہ

جاری شدہ 1901

انوار الصوفیہ کراچی

بانی:۔ قبلۂ عالم امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ

به سرپرستی

فخرِ ملّت الحاج حافظ پیر سیّد

افضل حسین شاہ

جماعتی نقشبندی مدظلہ العالی

مرکزی سجادہ نشین دربار شریف علی پور سیداں

مدیر:۔ انجینئر حافظ خواجہ محمد امین نظامی

۱۹ ویں صاحبِ شجرہ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔ دہلی شریف

به اہتمام

انجمنِ خدام الصوفیہ۔ کراچی

مرکزی دفتر واقع: خانقاہ نظامیہ گلزارِ سعدیہ 5A ناظم آباد کراچی (فون: 03222519833)

ناموسِ رسالتؐ کا مُجاہد شاہِ علی پوری

سَدا مصروف رہتی تھی۔ نیامِ قبلۂ عالم





عرس امیر ملّت رضی اللہ عنہ

بمقام دربار شریف علی پور سیداں ضلع نارووال سیالکوٹ

بتاریخ 11,10 مئی 2011 بروز منگل اور بدھ

بصدارت
فخر ملّت

الحاج حافظ پیر سید

افضل حسین شاہ جماعتی نقشبندی مجدّدی مدظلہ

(مرکزی سجادہ نشین علی پور سیداں)

کرامات و حالاتِ فخرِ ملّت پڑھیئے

ابتک منتظر اشاعت

سیرت فخر ملّت

تالیف

خواجہ محمد امین نظامی

19 ویں جانشین خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔ دہلی شریف

ناشر

انجمن خدام الصوفیہ۔ کراچی

معمولاتِ عرس

دربار شریف علی پور سیداں

خطابِ خصوصی (حضور فخرِ ملّت)

☆ حاضری بخدمت پیرانِ علی پور شریف
☆ مسلسل مہمان داری ☆ مسلسل لنگرِ عام
☆ حاضری دربار شریف ☆ روحانی تربیتی نشستیں ☆ معمولاتِ بیعت ونسبت
☆ روحانی ذمہ داریوں کی عطائیگی ☆ محفلِ ذکر ومراقبہ
☆ ختمِ قرآن شریف ☆ حلقہ جاتِ نعت خوانی ☆ قل شریف
☆ کل پاکستان محفلِ نعت ☆ شجرہ خوانی ودیگر روحانی معمولات ☆ سالانہ روحانی اجتماع
☆ ملفوظاتِ سجادہ نشین ☆ دستار بندی دارالعلوم نوریہ ☆ صلوٰۃ وسلام
☆ اجتماعی دعائے خصوصی

دریں اثناء

☆ عرس ☆
حضرت سراج الملت الحاج حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت پیر سید انوار حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت الحاج پیر سید خادم حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت پیر سید بشیر حسین شاہ صاحبؒ

☆ عرس ☆
حضرت شمس الملت الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت الحاج پیر سید اولاد حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت جوہر ملت الحاج حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
حضرت الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحبؒ
☆ عرس ☆
نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ جماعتیؒ

مجلہ انوار الصوفیہ۔ کراچی ۱۴۳۲ ہجری

انجمن خدام الصوفیہ کراچی

mail:hafizahnizami@gmail.com
NOC NO.DC(c)/GB/460/2001

اسلامی روحانی مجلّہ

انوار الصوفیہ کراچی



2011ء

اعزازی کاپی برائے اراکین — مقدس تحریر کی تبلیغی اشاعت پر احترام بذمہ قارئین بھی ہے۔

به سرپرستی
فخرِ ملّت
حضرت پیر سیّد افضل حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی
مرکزی سجادہ نشین دربار شریف علی پور سیداں

مدیر
انجینئر حافظ خواجہ محمد امین نظامی مدظلہ العالی
پریزیڈنٹ آف پاکستان گولڈ میڈلسٹ
19ویں جانشین خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔ دہلی شریف

مجلسِ ادارت
خواجہ طٰہٰ عامر نظامی،
حافظ سحرش امین نظامی،

معاونین
حافظ فیضان نظامی
مہر فاطمہ نظامی

اوراق نامہ

☆ کتابت از: نظامی کمپیوٹرز ☆ طباعت از: قریشی آرٹ پریس ☆ اشاعت از: انجمن خدام الصوفیاء کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ

☆وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ٥

﴿سورۂ آلِ عمران،169﴾

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

قال الرسول ﷺ

☆وعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت سہل بن حُنیف ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب پر پہنچادے گا اگر چہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

حمد

وہ خالق ہے سب کا

شفیق الملت حضرت خواجہ شفیق احمد فاروقی المدنی مدظلہ العالی
(سجادہ نشین دربار شریف گلزارِ سعیدیہ)

وہ خالق ہے سب کا وہ رحمٰن یکتا
وہی تیرا ملجا وہی تیرا ماویٰ
تو بندہ ہے اس کا وہ مالک ہے تیرا
ہے دونوں میں رشتہ فقط اک رضا کا
تو ہمراز اس کا وہ دمساز تیرا
وہی ہے ہنساتا وہی ہے رُلاتا
ہنسانا رُلانا ہیں رحمت کا حصہ
ترے لب پہ شکوہ ترا عشق کیسا؟
وہی جو فقط ہے بہی خواہ تیرا
تو شاکی ہو اُس سے! نہیں تجھ کو زیبا
جو صبر و تحمل رہے تیرا شیوہ
کہ ہے حق میں تیرے یہی سب سے اچھا
یہی بندگی ہے نبی ﷺ کا طریقہ

شفیقؔ اب نہ کھا غم
اُسی رب کا ہوجا

نعت

چشمِ کرم

حضرت سید شاہ انصار حسین الہ آبادیؒ

محمدؐ کی چشمِ کرم اللہ اللہ
حرم ہوگیا، محترم اللہ اللہ

مدینے کی جانب سفر کرنے والو!
زباں سے کہو کم سے کم اللہ اللہ

قلم کا ارادہ محمدؐ محمدؐ !!
مگر ہورہا ہے رقم اللہ اللہ

جبیں ہے کہ کعبہ ہے، سر ہے کہ قبلہ
شہ دیں کے نقشِ قدم اللہ اللہ

اشارے پہ چلتے ہیں چاند اور سورج
یہ اعجاز دستِ کرم ! اللہ اللہ

نشاطِ دو عالم قدم چومتے ہیں
شہنشاہِ عالم کا غم اللہ اللہ

ہر اک اشک ہے ساغرِ حوضِ کوثر
فسوں کاری چشمِ نم اللہ اللہ

گنہگار کو آپ خود ڈھونڈتے ہیں
تقاضائے جوشِ کرم اللہ اللہ

مرا ہر نفس ہے سوالِ محمدؐ
مری زندگی کا بھرم اللہ اللہ

ضرور آیا کعبے میں کعبے کا مالک
صنم کہہ رہے ہیں صنم اللہ اللہ

ملائک بھی بے تاب وحسرت بکف ہیں
درِ شاہ پر اور ہم اللہ اللہ

منقبت علی پور والے

﴿مولانا الحاج حامد حسن قادریؒ﴾

ہوئے زخم آلے علی پور والے
پڑے دم کے لالے علی پور والے

کھڑے ہیں مریضان دردِ محبت
دوا دے دُعا لے علی پور والے

میں ہوں خوابِ غفلت میں مُردوں سے بدتر
جگا لے جلا لے علی پور والے

گدا کو جو ملتا ہے تجھ سے
کہیں جا کے کیا لے علی پور والے

ترے غم میں روتا ہوں باغِ جہاں میں
بھرے خوں سے تھالے علی پور والے

نظر میں میری یاں کے گل اور شبنم
یہ آگ اور وہ چھالے علی پور والے

وظیفہ یہ دن رات ہے قادری کا
علی پور والے علی پور والے

☆☆☆☆☆

ہدیہ منقبت

بحضور امیر ملت قبلہ عالم پیر سید
جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شمس الحق نظامیؒ

زہے قسمت کہ من ہستم غلام قبلۂ عالمؒ
خوشا روزے چشیدہ ام زِ جام قبلۂ عالمؒ

جو زائر بن کے آیا تھا وہ ذاکر بن کے نکلا ہے
کہ اک عالم پہ ہے جاری نظامِ قبلۂ عالم

وہ ناموسِ رسالتؐ کا مجاھد علی پوری
سدا مصروف رہتی تھی ۔ نیامِ قبلۂ عالم

نوشتہ بن گیا تقدیر کا، جو کچھ بھی فرمایا
کرے ہے آسماں بھی احترام قبلۂ عالم

مرے اندر کے پت جھڑ پر چلی بادِ بہاری سی
کرم فرما ہوا جب ابتسامِ قبلۂ عالم

محدث شہ جماعتؒ ہیں امیر ملت بیضا
کہ ہے ادراک سے بالا۔ مقامِ قبلۂ عالم

کہاں قابو میں آتا ہے کسی کے نفس امارہ
سہارا دے مگر۔ جس کو زِ نامِ قبلۂ عالم

پریشانی کو ہو جاتی ہے لاحق خود پریشانی
عریضے بھیج دے اے دل، بنامِ قبلۂ عالم

نگاہ خاص اپنے شمسؔ پر اے شمس ملتؒ ہو
کھڑا ہے منتظر اک تشنہ کام قبلۂ عالم

☆☆☆☆☆☆

حضرت ڈاکٹر خالد حسن قادری

اُٹھا اپنا کمبل علی پور کو چل

اگر دل ہے بے کل علی پور کو چل
پڑے گی وہیں کل علی پور کو چل
نہ کر آج اور کل علی پور کو چل
اُٹھا اپنا کمبل علی پور کو چل

جو وَاں پر نہ گزرے وہ کیا زندگی
نہ کر دیر ایک پل علی پور کو چل
علی پور کی باتیں علی پور کی راتیں
وہ رحمت کے بادل علی پور کو چل

مدینہ علی پور، علی پور مدینہ
سفر ہو مسلسل علی پور کو چل
تجلی وہاں گنبدِ سبز کی ہے
وہیں ہے وہ مشعل علی پور کو چل

وہیں خیریت ہے وہیں عافیت ہے
ہے دنیا میں ہل چل علی پور کو چل
وہی سب سے برتر وہی سب سے اعلیٰ
وہ ہیں شاہِ افضل علی پور کو چل

وہی غوثِ دوراں وہی قطبِ عالم
وہ ہیں سب سے اکمل علی پور کو چل
مناقب کی حد ہیں محامد کی غایت
وہی شاہِ افضل علی پور کو چل

وہ فرزند ہیں شافع المذنبیں کے
او عصیاں سے بوجھل علی پور کو چل
وہاں سے پھرا ہاتھ خالی نہ کوئی
تو لے اپنا چمبل علی پور کو چل

نقاہت، عوارض نہ باقی رہیں گے
عطاء ہوگا کس بل، علی پور کو چل
محبت میں دوری حضوری نہیں
نہیں دل سے اُوجھل علی پور کو چل

ہے خالد کو جلدی بھی اور وقت بھی کم
نہ کر بات اور گل علی پور کو چل

☆☆☆☆☆☆

اقرا باسم ربک الجلیل سبحانہٗ و تعالیٰ

تواریخ جلوۂ آرائے طباعت

ملفوظاتِ امیرِ ملت ۱۹۵۵ء

ملفوظاتِ اپنے ، آپ لکھوائے ہیں
تاریخ ہے یہ اشاعت ثانی کی

تشنگانِ دیں کو شریعت مل گیا
مردہ دل کو مژدہ یہ تاریخ ہے

قبلہ عالم کی ہیں یہ باتیں
قادری' اس کا سال اشاعت

عالم میں قطب ارشاد ایسا
تاریخ طبع ارشاد لکھئے

یہ ملفوظات قبلہ دیں
تاریخ میں کھدوں ان میں جو ہے

تاریخ طبع اوّل جو لکھے
شامل ہو "توصیف" اس میں تو پھر ہو
۵۸۶

یہ چھپوایا ہے عالمگیر خان نے
تو اس کی قادری تاریخ موزوں

طباعت تھی بہت دشوار ملفوظاتِ اقدس
جو دیکھے سعی عیدؔ و بایزیدؔ و اکملؔ و مہدیؔ

کیا احسان قبلہ عالمؒ ہے
"خالص فیضان قبلہ عالم"
۱۹۵۵ء

قبلہ عالم نے فرمائی جو بات
"کھئے 'ملفوظا کیا' آب حیات"
۱۹۵۵ء

ان سے رہے گی یاد مرشد
"کلمہ خیر ارشاد مرشد"

کوئی نہیں تھا کوئی نہیں تھا
ارشاد مرشد حق الیقیں ہے
۱۳۶۴ ہجری

ہیں شمع ہدایت خضر یقیں
قرآن و حدیث و شرع متیں
۱۹۵۵ء

کھسے "بسعی مشکور عثماں"
تاریخ طبع ثانی نمایاں
۱۳۶۹ ھجری

جسے اک نسخہ اکسیر کہیے
بقائے فیض عالمگیر کہیے
۱۳۷۴ ہجری

مگر تھا التفات خاص یارانِ کراچی کا
کہیے ۔ جلوہ نما اخلاص یارانِ کراچی کا
۱۳۷۴ ہجری

تحریر کلک حامد حسن قادری

۱۳۷۴ھ

کراچی ۔ ۳/۴۶ جہانگیر روڈ ایسٹ

۳ ذی الحجہ ۔ ۲۳ جولائی شنبہ

علامہ پیر محمد تبسم بشیر اویسی (ایم اے)
سجادہ نشین مرکز اویسیاں نارووال

امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی شفقت فرماتا ہے۔اس لئے اس نے اپنی رحمت کاملہ اور حکمت بالغہ سے انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے اور اسے اپنے مدارج تک رسائی حاصل کرنے میں رہبری و رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً ایسے برگزیدہ نفوس کو بھیجا جو اس کی بارگاہ میں تقرب کامل رکھنے کی وجہ سے اس ذات سے بلا واسطہ (یا بواسطہ روح القدس) فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔اور فرمان الٰہی کی رو سے مسند پر متمکن ہوتے تھے۔

☆ **بعثت رُسل:** یہ مقدس نفوس یعنی انبیاء ومرسلین من جانب اللہ مامور ہوتے تھے۔کہ انسان کے اعمال وافعال، عادات واخلاق اور معاملات وکردار کو خدائی احکام کا پابند بنائیں۔اسے معرفت الٰہی اور تقرب خداوندی کی راہیں بتائیں۔جن لوگوں نے ان برگزیدہ شخصیتوں کے پیغام پر عمل کیا وہ انعامات الٰہی اور احسانات خداوندی کے مستحق قرار پائے۔اور جنہوں نے ان کی تعلیمات سے مجرمانہ غفلت برتی اور سرکشی کی وہ دنیا اور آخرت دونوں کے گھاٹے میں رہے۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء ومرسلین مبعوث ہوئے سب کی نبوت زمان ومکان میں محدود تھی۔ان کی جو تعلیمات دنیا میں باقی ہیں وہ خود شہادت دیتی ہیں کہ ان کا پیغام صرف ان کے زمانے یا ان کی قوم کے لئے محدود ومعین تھا اور ان کے احکام شریعت عالمگیر حیثیت اور آفاقی قدروں کے حامل نہ تھے۔صرف وقتی اور ہنگامی تقاضوں کو پورا کرتے تھے۔لیکن آخر وقت آیا کہ دربار خداوندی سے وہ ضابطہ حیات بھیجا جائے، جو گذشتہ پیغامات کی تکمیل کرے اور مخلوق کی رہنمائی کے لئے ابدالآباد تک روشن رہے۔مولانا محمد علی جوہر مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے:

؎ جب اپنی پوری جوانی پہ آگئی دنیا ۔۔۔ تو زندگی کے لئے آخری نظام آیا

چنانچہ نبی اکرم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم شانِ رحمۃ اللعالمینی کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے۔جنہوں نے تکمیل دین فرمائی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس دنیائے فانی سے پردہ فرمایا تو وصیت فرمائی تھی کہ:''میں تمہارے درمیان اپنی عترت اور یہ کتاب''قرآن حکیم'' چھوڑے جارہا ہوں۔جب تک تم اس پر عمل کرتے رہوگے۔کبھی راہ راست سے نہیں ہٹو گے۔نیز آپ کا ارشاد ہے۔علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔''میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہوگئی۔وحی الٰہی بند ہوگئی۔ آخری کتاب اتاری جاچکی اور دین ایزدی کی تکمیل ہوچکی۔لیکن رحمت خداوندی اور سنت الٰہی بدستور جاری ہے۔اس لئے فرمانِ نبویؐ کے مطابق صالحین اُمت اور علمائے ربانی کو ارشاد وہدایت کے اس منصب پر فائز کیا گیا جو بنی اسرائیل کے انبیاء کو حاصل تھا۔تاکہ دین حق کی تبلیغ واشاعت جاری رہے اور بندگان خدا رحمت الٰہی سے محروم نہ ہونے پائیں۔قرآن مجید میں صالحین، متقین، علماء اور اولیاء وغیرہ کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت الٰہی اور معرفت خداوندی کے حاملین ہر دور میں پائے گئے۔یہی وہ علمائے امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیائے بنی اسرائیل کی مانند بتایا ہے جو تبلیغ وارشاد کے منصب پر قائم رہ کر لوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو سر بلند رکھیں گے اور محبت ومعرفت الٰہی کے دروازے دوسروں کے لئے کھولیں گے۔تاکہ منشاء ایزدی کے مطابق مومنوں کو''نعمت الٰہی'' سے حصہ وافر نصیب ہو، اور وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ اور صفاتِ برگزیدہ پیدا کر کے انسانیت کے اعلیٰ مدارج تک پہنچ سکیں۔

☆ **بیعت:** انسان کے تمام دنیوی معاملات میں قول واقرار اور عہد وپیمان کو خاص مقام حاصل ہے۔معاملات، اقتصادیات، کاروبار، سیاسیات، صلح وامن جملہ اُمور میں روز معاہدے کئے جاتے ہیں اور حلف اٹھائے جاتے ہیں۔یہی عمل جن ظاہری وباطنی اعمال، تزکیۂ

نفس، تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح جیسے اہم اور مقدس مقاصد کے لئے انجام دیا جاتا ہے تو ''بیعت'' کی اصطلاح پاتا ہے۔ عقل سلیم اور فہم مستقیم کی رو سے یہ امر منطقی، سائنسی اور عقلی حیثیت سے بیحد مستحسن ہے۔

قرآن مجید اور حدیث شریف میں ''بیعت'' لینے اور بیعت کرنے کے احکام وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

تصوف کے سلاسل عالیہ میں اہل ایمان صالحین ومشائخ کے دست حق پرست پر بیعت کرتے ہیں۔ گویا اوامر کی بجا آوری، نیکیوں پر مداومت، ممنوعات سے احتراز اور رب تعالیٰ سے اَنابت پر اسی کے ایک برگزیدہ بندے کو گواہ بنا کر عہد کی توثیق کرتے ہیں۔ تاکہ اپنے آپ کو اس کے فضل وکرم اور انعام واحسان کا مستحق بنائیں۔

☆**سلاسلِ طریقت:** واضح رہے کہ تمام سلاسل طریقت حق ہیں اور کسی پر نکتہ چینی روا نہیں، منزل مقصود سب کی ایک ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خود مختلف سلسلوں میں بیعت لیا کرتے تھے۔ البتہ آپ کا پسندیدہ سلسلہ طریقۂ نقشبندیہ ہے۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک درویش کامل، مومن صالح، صوفی باصفا، مرد خدا، غوث زماں، قطب دوراں کی حالات زندگی پر ایک نظر کیجئے۔

حضرت امیر ملت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہٗ العزیز

فی الواقع اس عصر کے غوث، قطب تھے۔ آپؒ مسند ارشاد وہدایت پر تقریباً ایک صدی تک رونق افروز رہے اور اس تمام مدت میں احیائے دین، تبلیغ وارشاد اور سلسلۂ نقشبندیہ کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

☆**آباء و اجداد:** جب ہمایوں بادشاہ کو شیر شاہ سوری کے مقابلے میں شکست ہوئی۔ اور اسے مجبور ہو کر ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ تو ایران میں جا کر پناہ لی۔ سچ ہے جب کسی کے اچھے دن آتے ہیں تو اس کو خدا کی طرف سے توفیق نصیب ہوتی ہے اور وہ بارگاہ خداوندی کے مقبول بندوں کی جانب رجوع کرتا ہے۔ جن کے فیض وکرم سے اس کا نصیبہ چمک اٹھتا ہے اور وہ کامیاب وکامران ہوتا ہے۔

جب ہمایوں نے حضرت سید حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے درِ اقدس پر حاضری دی اور شرف ملاقات حاصل کر کے اپنی مشکلات پیش کیں اور کامیابی وکامرانی کی دعا کی درخواست کی تو آپؒ نے اُسے بشارت دے کر ہندوستان پر فوج کشی کی ہدایت فرمائی۔ ہمایوں بادشاہ نے حصول برکت وسعادت کے لئے التماس کی کہ صاحبزادگان والا شان میں سے حضرت کے چھوٹے بھائی حضرت سید حسن شاہ صاحب اور صاحبزادہ سید محمد سعید نوروز شاہ صاحب کو میرے ہمراہ ہندوستان جانے کی اجازت مرحمت کی جائے۔ دربار اقدس کے متوسلین نے بھی ہمایوں بادشاہ کی سفارش کی۔ تو حضرت اقدس نے ان دونوں صاحبزادگان والا تبار کو سفر کی اجازت دے دی۔ ہمایوں نے جو مانگا ان صاحبزادگان کے فیض سے اس کو مل گیا۔

☆**علی پور سیداں:** جب ہمایوں بادشاہ نے وفات پائی اور اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھا، تو حضرت صاحبزادہ محمد سعید نوروز رحمۃ اللہ علیہ نے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اکبر نے آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن آپ کو حکم الٰہی زیادہ عزیز تھا۔ آپؒ نے اپنا ارادہ نہ بدلا۔ تو اکبر بادشاہ نے آپ کو متوسلین کے اخراجات کے لئے پسرور (ضلع سیالکوٹ سے نو میل کے فاصلے پر) ایک سرسبز قطعہ اراضی آپ کی خدمت میں نذر کیا)۔ حضرت محمد سعید نوروز شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اور درویشوں کی رہائش کے لئے ایک مختصر عمارت تعمیر کی اور اس طرح ''علی پور'' کی بنیاد پڑی۔

حضرت نے اس بستی کا نام اپنے جدامجد کے نام پر ''**علی پور سیداں**'' رکھا۔ اب علی پور سیداں کی تحصیل نارووال اور ضلع بھی نارووال ہے۔ سیالکوٹ سے جنوب مشرق میں تیس میل۔ نارووال سے نو میل۔ لاہور سے شمال مشرق تقریباً 63 میل ہے۔ وزیر آباد نارووال ریلوے لائن پر علی پور سیداں کا ریلوے اسٹیشن آبادی سے تقریباً ایک میل پر واقع ہے۔ یہ تھے آپ کے آباؤ اجداد۔ اب ذرا حضور قبلہ

☆**ولادت:** حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1830ء اور 1840ء کے درمیان ہے۔ حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نورِ نظر امیر ملت قبلۂ عالم حضرت سید جماعت علی شاہؒ نے پردۂ عدم سے عالم وجود میں ظہور فرمایا۔

حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ العزیز کی ولادت مسعود کا صحیح دن اور وقت کسی طرح تحقیق نہ ہو سکا۔ 1951ء میں آپ کی وفات سے چند روز قبل ایک ڈاکٹر نے آپ کی عمر دریافت کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ ''ایک سو دس سال سے ایک سو بیس سال تک۔'' اس سے صرف اتنا اندازہ کرنا ممکن ہے کہ آپ کی ولادت 1830ء اور 1840ء کے درمیان ہوئی ہو گی۔

آپ کے والدِ ماجد حضرت سید کریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل ولی اللہ تھے۔ آپ کو از روئے کشف نومولود کے عظیم المرتبت ہونے کا حال روشن تھا۔ اس لئے آپؒ نے حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پر غیر معمولی جوش و مسرت کا اظہار کیا اور بارگاہ رب العزت میں ہدیۂ عجز و نیاز پیش کیا۔ عقیقہ کا دن آیا تو قصاب کو حکم ہوا کہ صحیح عمر و صحت کے بکرے لائے جائیں تاکہ سنت کی ادائیگی کماحقہٗ انجام پائے۔ عقیقہ کے بال بجائے چاندی کے، سونے میں تولے گئے۔ تاکہ بندگان خدا کو زیادہ سے زیادہ فیض پہنچ سکے۔

☆**نام:** نام رکھنے کا مرحلہ پیش آیا تو جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہر شخص نے اپنی رائے اور خیال کے مطابق نام تجویز کیا۔ لیکن آپ کے والدِ ماجد نے ''جماعت علی'' نام پسند کیا۔ ''خدا کی باتیں خدا ہی جانے'' ایک فرد کا نام جماعت انوکھی سی بات ہے۔ لیکن منشائے ایزدی میں یہ امر مضمر تھا کہ یہ فرد ایک نہیں، اس کے ساتھ ایک جماعت ہو گی۔ لاکھوں انسانوں کی جماعت، نام کا یہ انتخاب منجانب اللہ اشارہ تھا۔ اس عظیم کام کی جانب جو اس فردِ واحد کے ہاتھوں اعلائے کلمۃ الحق اور احیائے سنت نبوی ﷺ کے لئے انجام پانے والا تھا۔

☆**امتیازی صفات:** آپؒ حالتِ طفلی ہی سے وہ شہبازِ ولایت تھے کہ اپنے ہم عمروں میں امتیازی صفات کے مالک تھے۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے جداگانہ نوعیت رکھتا تھا۔ آپؒ ابتدا سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہو گئی۔ تو آپؒ کے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کے لئے مسجد میں بھیج دیا۔

آپؒ کے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ شہاب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خاص طور پر اس کام کے لئے قلعہ سوبھا سنگھ سے علی پور شریف لائے تھے۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ صاحب کا تلمذ اختیار کیا اور سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ حافظ صاحب مرحوم کو خانوادۂ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے تمام نونہالوں کی استادی کا شرف حاصل رہا۔

☆**پسندیدہ اطوار:** حضرت قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ حالت طفلی ہی سے پاکیزہ اخلاق اور پسندیدہ اطوار کے حامل تھے۔ صفائی اور پاکی کا ابتدا سے خصوصی لحاظ تھا۔ خوددار، بردبار، متواضع، صاحب مروت اور مہمان نواز تھے۔ لہو ولعب سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔ بلکہ ہر بے فائدہ قول و فعل سے گریز فرماتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی لہو ولعب میں وقت ضائع کرنے سے روکتے۔ ہمہ وقت حفظ قرآن میں مشغول اور پڑھائی میں مصروف رہتے۔ ''حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کبھی تنہا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ یا تو اپنے چھوٹے دوستوں کو حویلی کے اندر ساتھ لے جا کر ان کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے۔ یا باہر کھانا لے آتے اور ان سب کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ آپ کے سب ساتھی آپ کا احترام کرتے اور آپ کا حکم ماننے میں فخر محسوس کرتے تھے۔''

آپ کا لباس نہایت صاف ستھرا ہوتا۔ کبھی جسم کے کسی حصے کو برہنہ نہ ہونے دیتے۔ یہاں تک کہ بحالت غسل بھی کبھی برہنہ نہ ہوئے۔ اپنے ساتھیوں کو بھی تلقین حیا کرتے اور برہنگی سے باز رکھتے۔ آپؒ کے استاد آپ کے ساتھ خصوصی شفقت سے پیش آتے تھے۔ آپ کے ذوق و شوق اور محنت و شغف کے باعث دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں آپ پر زیادہ توجہ مبذول کرتے تھے۔

☆**اتباعِ شریعت:** آپ کو بچپن سے اتباعِ شریعت کا اہتمام تھا۔ جس وقت آپ پر نماز فرض نہیں ہوئی، اسی عمر سے آپؒ پابند صلوٰۃ تھے اور کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہونے پائی۔ اسی طرح دیگر اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ آپؒ میں بچپن سے پائے جاتے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی بچپن سے التزام تھا۔ چنانچہ آپ کی رفاقت میں رہنے والے دوسرے نوعمر بھی احکامِ شریعت کے پابند ہو گئے تھے۔ آپ کا فیضِ عام آپؒ کے بچپن ہی سے ہر ایک کی رہنمائی کا ضامن تھا۔

☆**تحصیل علم میں دشواریاں:** انیسویں صدی کے وسط میں ذرائع حمل و نقل بے حد دشوار بلکہ ناپید تھے۔ لیکن حکمِ نبوی ﷺ کی پیروی اور سنتِ سلف کی اتباع میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیل علم کے لئے ہر قسم کی مشکلات کو آسان سمجھا اور دور دور کے سفر کئے۔ انیسویں صدی کے وسط میں عام طور پر نہ سڑکیں تھیں نہ سواریاں نہ ریلیں۔ گھوڑوں پر، بیلوں کے تانگوں پر اور پیدل سفر کئے جاتے تھے۔ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے لاہور تک کے پیدل سفر کے واقعات معلوم ہیں۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ حضور کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ زمیندار تھے۔ اس لئے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو تحصیل علم کے لئے سفر کرنے میں ایسی کچھ دشواریوں کا مقابلہ نہ کرنا پڑتا ہوگا۔ علی پور سیداں سے لاہور تک کا سفر سو، سوا سو سال پہلے آسان نہ تھا اور حضور صبح پیدل چلتے تھے اور شام تک لاہور پہنچ جاتے تھے۔ آپؒ کے اساتذہ کرام کے صرف نام جان لینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے سہارنپور، کانپور، لکھنو اور گنج مراد آباد جیسے دور دراز مقامات پر جا کر تحصیل علم فرمائی تھی اور مشکلات سفر و حضر کو سہل جانتا تھا اور یہ تمام سفر پیدل یا گھوڑے پر کئے۔

☆**علم و فضل میں یگانۂ روزگار:** حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو ذہن وقاد، طبع سلیم اور عقل کامل فطری طور پر عطا ہوئی تھی۔ اُستادان کامل الفن نے خصوصی توجہ سے ان میں اور چمک پیدا کر دی۔ علوم عقلی و نقلی پر عبور کامل حاصل کرنے کے ساتھ ہی آپؒ باطنی و روحانی ترقیاں حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ دنیا پر روشن ہے کہ آپؒ حفظ میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ضبط میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پلہ ہوئے۔ تو فصاحت میں حسان عصر اور خطبات میں یکتائے دہر بنے۔

☆**ملازمت سے اعراض:** حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے رہے کہ ایک بار مجھے اورنیٹل کالج لاہور میں استاد کا عہدہ پیش کیا گیا۔ میں نے والد صاحب قبلہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے تمہیں اس لئے نہیں لکھایا پڑھایا ہے کہ تم ملازمت کرو اور اس کے صِلہ میں تنخواہ پاؤ۔ تمہاری اعلیٰ تعلیم سے میرا مقصد یہ ہے کہ تم خلق خدا کی خدمت کرو۔" دین کی تبلیغ کرو اور لوگوں کے دِلوں کو نورِ ایمان سے منور کرو۔ رزّاق حقیقی رب تعالیٰ کی ذات ہے۔ تم خلقِ خدا کی خدمت کرو گے تو رب العزت تمہاری اعانت فرمائے گے۔ بس تم رمضان شریف میں مجھے قرآن مجید سنایا کرو اور باقی تمام سال مخلوق کی ہدایت و رہنمائی میں صرف کرو۔" سارے عالم پر روشن ہے کہ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مدت العمر اپنے والد ماجد کے فرمان پر عمل کیا اور لاکھوں بندگان خدا نے آپؒ کے وسیلے سے صراط مستقیم پر چلنا سیکھا۔

☆**عقد مبارك:** نکاح سنت نبوی ﷺ ہے۔

چنانچہ فرمان مصطفوی ﷺ کی تعمیل میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں حضرت سید توکل شاہ صاحب کی دختر نیک اختر سیدہ امیر بیگم سے شادی کی۔ یہ نیک بخت خاتون جملہ اعمال و افعال میں شریعت کی کامل پابند تھیں۔ تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع اور نہات پارسا بی بی تھیں۔ خود چکی پیستیں اور دیگر امور خانہ داری انجام دیتی تھیں۔ مہمانوں کی خاطر تواضع میں خاص مسرت محسوس کرتیں۔ آپ کی شادی احکام شریعت کے مطابق نہایت سادگی سے انجام پائی تھی۔ نہ گانا نہ بجانا۔ نہ شور نہ غوغا، واہیات رسموں اور بدعتوں سے یکسر مبرا،

بل کم شرعی کے مطابق خطبہ مسنونہ پڑھا گیا۔ ایجاب وقبول ہوا اور وقت مقررہ پر حویلی وا اقارب اور غربا ومساکین کو دعوت ولیمہ میں شریک کیا گیا۔

☆**والد ماجد اور اساتذہ کرام سے فیض:** حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت قبلہ سید کریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب سلسلۂ نقشبندیہ میں اپنے نانا حضرت سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ آپ کامل ولی اللہ اور آپ کا فیض عام تھا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے اپنا حصہ حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں کئی بزرگ بڑے پایہ کے کاملین میں سے تھے اور انہوں نے حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو فیض پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کی تھی۔ لیکن حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت سیر نہ ہوتی تھی اور آپؒ شیخ طریقت کی تلاش میں کوشاں تھے۔

☆**حضرت قبلہ و کعبہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت:** انہی ایام میں شاہباز ولایت، قطب زماں، حضرت بابا فقیر محمد صاحب چوراہی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیداں شریف کے قریب ہی۔ موضع چک قریشیاں ضلع سیالکوٹ میں مولوی غلام نبی صاحب کے یہاں تشریف لائے۔ اطلاع ملتے ہی حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کمال شفقت فرمائی اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا اور خاص توجہ اور مسرت کا اظہار کیا۔

☆**اعطائے خلافت:** کچھ عرصہ کے بعد قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں چورہ شریف حاضر ہوئے۔ یہ آپ کی چورہ شریف میں پہلی حاضری تھی۔ جب واپس ہونے لگے تو حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دستار مبارک اتار کر حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر رکھ دی۔ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور فرمایا کہ "یادالٰہی کیا کرو اور لوگوں کو اللہ کا نام بتایا کرو۔"

بعض حضرات نے چہ می گوئیاں شروع کیں اور شکایت کی کہ ہم عرصۂ دراز سے حاضر خدمت ہیں، دن رات محبت کرتے ہیں، تعمیل ارشاد میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور یہ ابھی آئے اور ابھی ان کو رتبۂ بلند عطا کر دیا گیا۔ حضرت قبلہ باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے میں اللہ تعالیٰ کے حکم بغیر مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ حافظ جی چراغ بتی تیل سب کچھ اس کا دیا ہوا ساتھ لائے تھے۔ میں نے حکم خداوندی کے مطابق چراغ روشن کر دیا۔"

☆**توسیع سلسلۂ عالیہ:** آپؒ نے ارشادِ شیخ کے مطابق ساری عمر تبلیغ دین اور ترویج سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں صرف کی۔ حضرت قبلہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ سیف زبان اور غوث زمان تھے۔ جو فرماد یتے تھے ویسا ہی ظہور میں آتا تھا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی ان کے ارشادات لفظ بلفظ پورے ہوئے۔ پشاور اور کشمیر سے مدارس اور میسور تک اور بمبئی سے کلکتہ اور دار جیلنگ تک آپ کے لاکھوں مرید پھیلے ہوئے ہیں۔ بلکہ افغانستان، برما مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک میں حضور کے غلام موجود ہیں۔

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مغربی تعلیم حاصل کرنے والوں میں بھی لاتعداد آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے۔ جن میں پروفیسر ڈاکٹر، وکیل، ماسٹر اور افسر شامل ہیں۔ حضور کے فیض وتوجہ سے ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی جو باوجود اعلیٰ انگریزی تعلیم کے علومِ دینیہ سے بخوبی واقف ہے۔ پنجاب، یوپی، حیدرآباد، دکن، میسور اور دیگر مقامات پر ایسے بہت حضرات تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ وارشاد کو آگے بڑھانے میں کارنامے انجام دیے اور فیض و ہدایت کو عام کیا۔

☆**خدمت و ایثار:** مسجد، مدرسہ اور دوسرے فلاحی اداروں کے قیام اور تعمیر میں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو حد درجہ اہتمام مقصود ہوتا تھا اور تعمیر کے موقع پر مزدوروں کے ساتھ مل کر خود بھی کام کرتے تھے۔ موضع مہیس ضلع لائل پور کی مسجد میں آپؒ نے خود اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالی اور لوگوں کے ساتھ دوسرے کاموں میں لگے رہے۔ سادھو کے تحصیل نارووال کی مسجد کی تعمیر کے وقت پختہ اینٹیں خود اٹھا اٹھا کر لاتے رہے۔ علی پور سیداں ریلوے اسٹیشن کی مسجد اور سرائے کی تعمیر میں آپؒ نے خود مزدوروں کے ساتھ کام کیا۔ علی پور سیداں شریف کی مسجد نور کی تعمیر کے دوران آپؒ خود دور سے اینٹیں اُٹھا اُٹھا کر لائے۔ پتھر کی رگڑائی میں مزدوروں کے ساتھ شریک کار بنے اور دوسرے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے انجام دیئے۔ اگر کوئی شخص آپ کا کام خود سرانجام دینے کے لئے آگے بڑھتا تو آپؒ اُسے نہ کرنے دیتے اور فرماتے ''تم اپنی قبر میں جاؤ گے میں اپنی میں''۔

غرض مکارم اخلاق، خلق و مدارات، خدمت و تحمل، سخاوت و ایثار، عزیمت و استقامت تواضع و مہمان نوازی آپؒ کے ایسے ممتاز اوصاف تھے کہ دشمن بھی متاثر ہوتے اور مخالف بھی سرنگوں ہو جاتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہزاروں غیر مسلم صرف آپؒ کے خلقِ عظیم اور اخلاقِ کریمانہ کی بدولت دولتِ ایمان سے مالا مال ہوئے۔

☆**کبھی چندہ نہیں طلب کیا:** حضور قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کسی دینی، فلاحی یا قومی کام میں دوسروں سے کبھی چندہ طلب نہیں کیا۔ مگر ہوتا یہ کہ آپؒ کے عطیہ سے از خود سب کو تحریک ہوتی اور روپوں کی ریل پیل ہو جاتی، مساجد، مدارس اور دوسرے فلاحی و قومی اداروں میں اس فراخ دلی سے چندہ مرحمت فرماتے کہ لوگ حیران رہ جاتے تھے۔

☆**کشمیر میں تبلیغ و ارشاد:** حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپؒ گرمی کے موسم میں عام طور پر کسی نہ کسی سرد مقام پر تشریف لے جاتے تھے۔ تاکہ امراؤ خواص کا جو طبقہ وہاں مقیم ہوتا ہے ان کی اصلاح کی جا سکے۔ چنانچہ آپؒ ان کی دعوتیں کرتے اور ان کو احکامِ دین و مسائل شریعت بتاتے۔ جس مقام پر جاتے، عوام کے فائدے کی خاطر، مساجد میں نماز جمعہ پڑھاتے اور نماز کے بعد وعظ فرماتے اور اس طرح عام و خاص کو فیض یاب کرتے تھے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ بارہا کشمیر بھی تشریف لے گئے ہیں۔ اس زمانے میں کشمیر میں سڑکیں تک پوری نہ تھیں اور اکثر مقامات پر بس بھی میسر نہ ہوتی تھی۔ آپؒ گھوڑے اور تانگہ پر زیادہ تر سفر کرتے تھے۔ پیدل بھی بسا اوقات چلنا ہوتا تھا۔ راستے کی ان دشواریوں کا آپ کوئی لحاظ نہ فرماتے۔ بلکہ اس طرح راستے میں تبلیغ و ارشاد اور وعظ و نصیحت کا کام جاری رہتا۔ راستے کے دیہات اور الگ تھلگ مقامات اس طور پر حضور کے فیض عام سے استفادہ کا موقع پاتے اور ہزاروں لوگ راہ راست حاصل کر لیتے۔

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سری نگر سے آس پاس کے مقامات پر یہی نہیں، دور دراز علاقوں میں بھی تشریف لے جاتے تھے۔ چنانچہ ویری ناگ، ویر بین، بٹ گنڈ، کاچھوان، اصھابل، پہلگام، اسلام آباد، نشاط باغ، حضرت بل، گل مرگ، گلگت، کشتواڑ، بانڈی پورہ، بارہ مولہ، مہورا، اوڑی، گڑھی حبیب اللہ، مظفر آباد، میر پور وغیرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بارہا جانا ہوا۔ بلکہ ان قصبوں اور شہروں کے مضافات میں بھی دور دور تک اندر پہنچتے تھے۔ دین کی تبلیغ و اشاعت اور سلسلۂ عالیہ کی ترویج کے لئے آپؒ کے یہ سفر وقفوں کے ساتھ عرصہ دراز تک جاری رہے۔ جہاں تشریف لے جاتے پرانے یارانِ طریقت کی تجدید و ترقی اور نئے لوگوں کو داخل سلسلہ کرنے کا کام دن رات جاری رہتا اور اس طرح ہزار ہا بندگانِ خدا کی اصلاح ہوتی۔ ان کا ایمان تازہ ہوتا اور وہ احکام شریعت کی پابندی کرنے لگتے تھے۔

☆**ردِ مرزائیت:** جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مسلمان بے حد مضطرب ہوئے۔ سب علماء اور صلحاء نے اس کے دعوے کی تکذیب کی اور دین متین میں اس نئے رخنے کا سدِ باب کرنے کی مساعی میں مصروف ہو گئے۔ حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

اس جماعت کے سپہ سالار تھے۔ اور ابتدا سے کامل سرگرمی کے ساتھ مرزا کی مخالفت اور تکذیب فرماتے رہے۔ جہاں ضرورت ہوتی آپ فوراً پہنچ کر انسدادی اور تبلیغی کام شروع کر دیتے اور مسلمانوں کے دین ایمان کے تحفظ میں مشغول ہو جاتے۔ مرزا اور مرزائیوں سے ان مخالفتوں کی داستان بہت طویل ہے۔

☆**سیالکوٹ میں:** نومبر 1904ء میں سیالکوٹ کے مسلمان وفد بنا کر حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور اطلاع دی کہ مرزا غلام احمد اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے سیال کوٹ آنے والا ہے۔ آپ ؒ فوراً سیالکوٹ پہنچ گئے اور مختلف بازاروں، محلوں اور مسجدوں میں بڑے پیمانے پر جلسے منعقد کئے۔ دوسرے علماء کو بھی باہر سے دعوت دے کر بلایا اور دوسروں کی تقریروں کے بعد آپ ؒ خود وعظ کہتے اور ختم نبوت کے مسئلے کو تفصیل سے سمجھاتے۔ دین متین اور عقائد حقہ پر قائم رہنے کی تاکید فرماتے تھے۔ حضور امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ''دوسری نئی چیزوں کے اختیار میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن دین اپنا وہی پرانا رکھو۔'' چنانچہ آپ ؒ نے کم وبیش ایک ماہ سیالکوٹ میں قیام فرمایا۔ اس دوران تمام اہتمامات کا بار خود برداشت کیا۔ اپنے اور رفقا کے لئے گھر سے برابر سامان خورد ونوش منگواتے رہے۔ مسلمانانِ سیالکوٹ نے ان اجتماعات اور مواعظ حسنہ سے کامل فیض پایا اور خدا کے فضل سے مرزا کو تمام عمر یہ ہمت نہ ہوئی کہ سیالکوٹ کا رُخ کرتا۔

☆**تحریک قیام پاکستان:** روزنامہ نوائے وقت لاہور نے 16 اپریل 1970ء کو اپنی ''اشاعت ملی'' میں ایک مقالہ ''تحریک پاکستان کا نڈر مجاہد'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اس میں مقالہ نگار نے لکھا تھا:

''حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ ہر وہ تحریک جو ہندوستان میں چلائی جاتی آپ ؒ اس کا بغور مطالعہ فرماتے اور ایسی تحریکیں جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف مذہبی و دینی لحاظ سے ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھیں آپ ؒ حکومتِ وقت کی پروائے بغیر ان کے خلاف نبرد آزما ہو جاتے تھے۔ ''تحریک شہید گنج'' میں سکھوں اور انگریزوں کے خلاف ٹکر لے کر مسجدوں کی اہمیت وحرمت کے احساس کا جذبہ مسلمانوں کے اندر پیدا کیا اور قوم نے انہیں ''امیر ملت'' کے خطاب سے نوازا ''شدھی تحریک'' (مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک) کے سیلاب کے آگے بند باندھنے اور ہندوؤں کے زور کو توڑنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگادی۔ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کے لئے آپ ؒ نے برصغیر پاک وہند میں بے شمار دینی اور تبلیغی انجمنوں کی بنیادیں رکھیں۔ تاکہ مسلمانوں میں دینی فکر کی اساس مضبوط ہو سکے۔ جیسا کہ آج بھی کئی ایسی انجمنیں مثلاً انجمن خدام الصوفیہ اور انجمن اسلامیہ وغیرہ زندہ ہیں جن کی بنیاد آپ ؒ نے رکھی تھی۔

1940ء میں جب قرارداد لاہور پاس ہوئی تو آپ ؒ نے اس کی زبردست حمایت کی اور پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ایک سرگرم مبلغ کی حیثیت سے مسلمانان پاک وہند کو بیدار کیا۔ آپ مسلم لیگ کے زبردست حامی تھے۔ قائداعظم کی مقبولیت کے لئے کام کرتے رہے۔ پیر صاحب نے اپنے مریدوں سے کہہ رکھا تھا کہ میں اس شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھاؤں گا جس نے تحریک پاکستان میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔''

☆**مسلم لیگ کی حمایت:** چنانچہ جب مسلم لیگ نے جماعتی حیثیت سے عوامی درجہ حاصل کر لیا اور 1940ء میں جب ''قرارداد پاکستان'' منظور ہوگئی، تو حضرت قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے علی الاعلان مسلم لیگ کی حمایت اور استحکام کے لئے کام شروع کر دیا اور سفر وحضر میں تلقین فرمانے لگے کہ سب مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو جانا واجب ہے۔

☆**ہندوستان بھر کے دو تنظیمی دورے:** حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک قیام پاکستان کی تائید وحمایت کے لئے سارے برصغیر کے دو دورے فرمائے تھے۔ پہلی دفعہ مسلم لیگ کو مقبول بنانے اور مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت کی حیثیت سے تسلیم کرنے کے لئے اور دوسری مرتبہ 1946ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات میں مسلم لیگی نمائندوں کی کامیابی کے لئے۔ نیز قیام پاکستان کے اعلان کے بعد صوبہ سرحد میں ریفرینڈم کو کامیاب بنانے کے لئے آپؒ نے بنفس نفیس سرحد کے دورے فرمائے تھے۔ جملہ یاران طریقت کو ان سب موقعوں پر حکم تھا کہ کامل جوش عمل اور تگ ودو کا مظاہرہ کریں اور تحریک کی حمایت واعانت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ لیکن افسوس نصابِ تعلیم میں پاکستان کے مخالفین کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا اور تحریک پاکستان میں کام کرنے والے علماء ومشائخ کے اسمائے گرامی تک کو نصابِ تعلیم سے نکال دیا گیا۔ جس کو سازش کہا جانا غلط نہ ہوگا۔

☆**قائداعظم کو مکتوب تہنیت:** 1946ء کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی تو حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے قائداعظم کو ایک خط لکھا۔ جس کا پورا مضمون ''روزنامہ جنگ کراچی یوم پاکستان ایڈیشن 1970ء'' سے نقل کیا جاتا ہے۔

''قائداعظم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ ہفتہ میں ایک پیغام عزم حج کی مبارکبادی پر بھیج چکا ہوں، اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں، کیونکہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے خداوند کریم نے آپ ہی کو نصیب فرمایا اور باوجود پانچ گروہوں کی مخالفت کے خُداوند تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے محض آپکو کامیابی بخشی۔ حالانکہ مخالفت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ صرف کر دیا گیا۔ باوجود کروڑوں روپیہ صرف کرنے کے ان کو ساری رُوسیاہی اور ذلت نصیب ہوئی۔ اُنہوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو آپ سے برگشتہ کر کے بقول کشمیریاں گاندھی کا کتا بنا یا جائے۔ مگر سوائے تین شخصوں کے اور کسی کو بھی وہ گاندھی کا کتا نہ بنا سکے۔

اس پیغام میں دوسری مبارک باد حضور نظام اور اہلِ حیدر آباد کو دیتا ہوں جنہوں نے آپ کو سونے سے وزن کر کے دس کروڑ مسلمانوں کی لاج رکھ لی۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک سونے سے وزن کرنے کی عزّت، سوا آغا خان اور آپکے، کسی بادشاہ کو بھی کسی ملک کسی قوم میں نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کے مسلمانوں سے برگذیدہ کر کے آپ کو یہ مرتبہ نصیب فرمایا ہے۔

الراقم: سیّد جماعت علی عفی اللہ عنہ

ازعلی پور سیداں۔ 17 جولائی 1946ء

☆**قائدِاعظم کے جوابی خطوط:** روزنامہ جنگ نے اسی اشاعت میں یہ بھی لکھا تھا کہ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب نے بعد میں ایک خط قائدِ اعظم کو انگریزی میں بھی لکھوایا۔ جس میں مناسکِ حج اور زیارت کی تفصیلات، مقامات کے فاصلے، اور اخراجات تک تحریر کرائے تھے۔ قائدِ آعظم نے 13 اگست 1946ء کو جواب لکھا، جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ڈئیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب!

17 جولائی کے خط کے لئے بہت بہت شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں تیزی سے جو تبدیلیاں رُونما ہو رہی ہیں، ان کی بنا پر میرے لئے اس وقت ہندوستان سے دُور ہونا ممکن نہیں۔

آپ کے شکریے کے ساتھ

آپکا مخلص، ایم اے جناح

اس سے قبل حضرت امیر ملت قدس سرّہ العزیز قائد اعظم کو قیام پاکستان کی مبارکباد دے چکے تھے۔ حضور کی مبارک باد کے جواب میں قائدِ اعظم نے 16 گست 1947ء کو جو خط لکھا تھا، اس کا ترجمہ یہ ہے۔

10۔اورنگ زیب روڈ نیو دہلی

6۔اگست 1947ء

ڈیئر پیر صاحب!

آپ کی نیک تمناؤں اور مبارک بادوں کا بہت بہت شکریہ۔ اور مجھے یقین ہے کہ مسلمان خوش ہیں آخر کار ہم نے، دوسو سال کی غلامی کے بعد، خود اپنے پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت بنالی۔

آپ نے از راہِ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے، اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ

آپ کا مخلص

ایم اے جناح

☆**قیامِ پاکستان پر مبارک باد:** جب تقسیم برِصغیر اور پاکستان کا اعلان ہوا تو حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بے حد مسرور ہوئے کہ آج ہماری تگ و دو اور جد و جہد کا مثبت نتیجہ نکل آیا۔ آپؒ نے جناب قائدِ اعظم اور دوسرے زعما کو مبارک باد کے تار ارسال کیے۔ نواب افتخار حسین خان صاحب ممدوٹ کو آپؒ نے مبارکباد کا تار دیا تو قبل از وقت پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ بننے کی مبارکباد بھی دی۔ حضرت پیر صاحب مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ کو آپ نے پیغام بھیجا تو لکھا۔ ''پیر صاحب! پاکستان بن گیا۔ اب ہمارا کام ختم ہوا۔ اب ملک چلانے والے جانیں اور ان کا کام''۔

قائدِ اعظم کو آپؒ نے مبارک باد کا تار تحریر فرمایا: ''ملک گیری آسان ہے۔ ملک داری بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق فرمائیں''۔ ایک مردِ مجاہد، امیر ملت، کشتۂ عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیائے روحانیت کے مہر لطافت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ اتنی محنت و تحریک و عبادت کے بعد سفر آخرت باندھے ہوئے آخر کار 27,26 ذیقعدہ 1370ھ بمطابق 31,30 اگست 1951ء بروز جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب گیارہ بجے آپؒ نے اس دارِ فانی سے سفر فرما کر بقائے دوام حاصل کیا اور لاکھوں ارادت مندوں اور عقیدت کیشوں کو اپنی ظاہری جدائی سے ملول و مغموم چھوڑ کر باقی باللہ ہونا پسند فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپؒ کا سالانہ عرس مبارک 11,10 مئی کو وارث علوم حضرت امیر ملت حضرت علامہ حافظ مفتی پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی سجادہ نشین دربار عالیہ کی زیر صدارت منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ملک و بیرون ملک سے لاکھوں عقیدت مند شرکت کر کے روحانی فیوض حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ پیر سید منور حسین شاہ جماعتی آف لندن، پیر سید مظفر حسین شاہ جماعتی، پیر سید خورشید حسین شاہ جماعتی، پیر سید ذاکر حسین شاہ جماعتی اور پیر سید منظر حسین شاہ جماعتی مہمانانِ خصوصی ہوتے ہیں۔ پوری دنیا سے آنے والے زائرین اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور علماء و مشائخ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

شمس الملّت حضرت سیّد نور حسین شاہ

﴿حافظ مجیب الحق جماعتی﴾

شمس الملّت الحاج حافظ پیر سیّد نور حسین شاہ صاحب جماعتی علی پوری کے متعلق سب جانتے ہیں کہ آپ قبلہ عالم سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ کے کشف و کرامات اور ولایتِ مستند کے بارے میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور لکھا جاتا رہے گا انشاء اللہ۔

آج میں کچھ وہ احوال ضبطِ تحریر میں لا رہا ہوں جو آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر مجھے نصیب ہوئے۔ جس وقت میں آپ سے بیعت ہوا میں کم سن ہی تھا۔ ۱۷..۱۸ سال کی عمر تھی۔ آپ کا قیام کراچی میں میرے تایا حضرت علامہ حامد حسن قادریؒ کی رہائش گاہ پر ہوتا تھا جو خود حضور قبلہ عالم کے خلیفہ مجاز تھے۔

حضرت قبلہ نور حسین شاہ صاحب نے مجھے بیعت کر کے نماز اور روزہ کی سختی سے پابندی کی تاکید کی۔ اور سانس سے ذکر کرنے کی اللہ اللہ کی تعلیم دی پھر ہاتھ اٹھا کر میرے لئے خصوصی دعا کی۔ مجھ پر الحمدللہ خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ اگر کبھی میں ان کے پاس کچھ عرصہ حاضر نہیں ہوتا تھا لڑکپن کی لاپرواہی کی وجہ سے تو وہ بے چین ہوجاتے تھے اور گھر والے خصوصاً والدہ صاحبہ اور بہنیں مل کر آجاتیں تو فرماتے مجیب میاں کو بھیج دیں تاکید ہے۔ پھر میں بعد میں حاضر ہوتا بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کہ کل رات کو ایک جگہ دعوت ہے آپ یہاں اپنے تایا کے گھر آجائیں ہمارے ساتھ گاڑی میں چلئے گا۔ میں نے کہا بسر و چشم مسرور ہوئے اور فرمایا میں انتظار کروں گا۔ پھر مجھے آواز دے کہ اپنی کار میں بٹھالیا۔ اب ہم جائے دعوت پر پہنچے۔ سب کو معلوم ہے اولیائے کرام خاص روحانی کیفیت و عالم میں رہتے ہیں۔ لیکن میری باتوں پر اکثر تبسّم فرماتے خلاصہ یہ کہ میزبان نے وہاں اور کھانوں کے ساتھ مسور کی دال بھی ایک بڑے پیالے میں رکھ دی۔ میں نے گوشت لیا انھوں نے کہا دال بھی لے لیں میں نے کہا دال تو گھر میں بھی کھاتے ہیں اور یہاں بھی وہی کھائیں۔ حضرت صاحب نے بے ساختہ تبسّم فرمایا بہت محظوظ ہوئے۔ مجھ سے فرمایا آپ کا جو جی چاہے کھائیں پھر آپ نے اپنے پاس بٹھالیا آپ شوربہ اور پھلکا (روٹی) تناول فرماتے تھے۔ مجھے پلیٹ میں اپنا پسِ خوردہ عنایت فرمایا اس کے کھانے کے بعد مجھ پر عجیب قسم کی کیفیات اور واردات اکثر طاری رہنے لگیں جنھیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

مجھے دو مرتبہ علی پور شریف جانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ امّی کے حکم پر کہ تم سعودی عرب جانے سے پہلے (جہاں میں چھ سال رہا) قبلۂ عالم کے مزار شریف پر حاضری دو۔ دوسری مرتبہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا آپ علی پور سیّداں بھی کبھی آئیں میں تن تنہا وہاں پہنچا۔

حضرت نور حسین شاہ صاحبؒ کی مسرت قابلِ دید تھی۔ اوپر کی منزل پر آپ آرام فرما رہے تھے خوشی محمد (خادم خاص) آپ کی ٹانگیں دبا رہے تھے میرے دل میں خیال گزرا کاش یہ خدمت میں سرانجام دیتا۔ آپ نے فوراً فرمایا خوشی محمد تُسی تو دباندے ہی رہندے ہو۔ مجیب میاں کو دبانے دو میں کافی دیر ٹانگیں دباتا رہا۔ آپ نے مجھے ساری عمر صحت مند رہنے اور ہاتھ پاؤں میں طاقت رہنے کی دعا دی۔ اللہ کا شکر ہے کہ حضرت کی دعائے کرامت کے طفیل اب میں عمر کے اس حصّے میں بھی جوانوں کی سی طاقت محسوس کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب قبلہ مولوی شمس الحق نظامی صاحب بھی آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے حالانکہ آپ کا تعلّق خانقاہ عالیہ نیازیہ (بریلی شریف) سے تھا اور خانوادۂ بریلی شریف سے آپ کی قرابت داری بھی تھی۔ حضرت صاحب آپ کا بہت لحاظ فرماتے تھے آپؒ کو معلوم تھا کہ ابا کو مٹھائی کا شوق خاندانی ہے (حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی اولاد ہونے کے ناطے سے) حضرت نور حسین شاہ صاحب مٹھائی کی پلیٹ آپ کے سامنے رکھ دیتے اور فرماتے نظامی صاحب یہ سب آپ ہی کو کھانی ہے۔ جواباً والد صاحب قبلہ فرماتے کہ قرآن پاک میں جنتیوں کو پھل دینے کا وعدہ موجود ہے مٹھائی کا ذکر نہیں لہذا میں اپنے حصّے کی مٹھائی دنیا ہی میں کھاؤں گا اس پر مجلس کشتِ زعفران بن جاتی۔

جناب کی کرامات اور ملفوظات اسقدر ہیں کے ان کے لیے علیحدہ کتاب درکار ہے لیکن تنگئ دامن مجلّہ ابھی اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ آپ جیسے وسیع الا خلاق اور شفیق بزرگ اب خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

حضرت قبلہ عالم کی صفتِ جود و سخا

صاحبزادہ معین الحق جماعتی۔ (ایم۔اے، بی کام، DAIBP)

جواد اللہ کے صفاتی اسماء میں سے ایک ہے یعنی عطا فرمانے والا اور ایسا عطا فرمانے والا کے جس کے در سے کوئی سائل خالی نہ لوٹے۔ "تخلقو باخلاق اللہ" کی مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتِ جود و سخا بھی درجہ اتم کو پہنچی ہوئی تھی آپ کے درِ اقدس سے کوئی سائل خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا اور یہاں تک کے اگر وقتی طور پر کچھ پاس نہ ہوتا تو آپ سائل کی حاجت روائی کے لئے قرض لے کر بھی سائل کو نوازتے تھے۔ اہلِ بیت اطہار بھی سنتِ نبوی کے مجسّم پیکر تھے۔ حضرت امام زین العابدینؓ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ آپ نے تمام عمر "لا" یعنی نہیں کا لفظ کسی سائل کے لئے استعمال نہیں فرمایا یہی عادت شریفہ ساداتِ کرام میں بالعموم اور اولیائے عزّام جو نسلِ سادات سے تعلق رکھتے ہیں اُن میں بالخصوص پائی جاتی ہے۔

حضور قبلۂ عالم کی ذاتِ مبارکہ بھی نجیب الطرفین سادات کے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا آپ کی سیرتِ مبارکہ میں جود و سخا کا پہلو نمایاں ہے آپ کے درِ سخاوت سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہ لوٹا اور بسا اوقات سنّتِ نبویؐ کی پیروی میں آپ نے قرض لے کر بھی لوگوں کی حاجت پوری فرمائی۔ آپ کے پاس آنے والا سائل وہ خوش نصیب ہوتا جسے آپ روحانی نعمتوں کے ساتھ ساتھ مادّی لوازمات سے بھی نوازتے تھے۔ آپ اکثر ارشاد فرماتے تھے کہ "ہمارا ہاتھ خدائی خزانے میں ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا"۔ آپ کے پاس سینکڑوں سائلین روزانہ آتے تھے اور اپنا دامن مراد بھر کر واپس لوٹتے تھے آپ اکثر یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ "خدا جانے یہ لوگ مجھے کوئی جاگیردار یا امیر کبیر جانتے ہیں جو برابر دوڑے چلے آتے ہیں یہ تو فقط رب تعالیٰ کا کرم اور انعام ہے کہ اس نے مجھے خدمت کے لئے معمور فرمایا ہے۔ اور وہ اپنے خزانے سے عطا فرماتا ہے"۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سائلین کو اس وقت تک رخصت کی اجازت نہ دیتے جب تک اسکی ضرورت پوری نہ ہو جاتی اِس مقصد کے لئے آپ سائل کو اپنے پاس بطورِ مہمان ٹھہراتے۔

حضور قبلۂ عالم کے توکل کا یہ عملی مظاہرہ تھا کہ آپ کے کُرتے میں جیب ہی نہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس جو بھی فتوحات آتیں اُسے کسی سائل کو عطا فرما دیا کرتے تھے۔ یہ بھی جناب کی کرامت ہی تھی کہ بظاہر کہیں سے مال آتا نظر بھی نہ آتا تھا اور حضرت تکیے یا گدّی کے نیچے سے نکال نکال کر عطا فرماتے رہتے تھے۔ عام لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اُن کے لاکھوں مریدین اُن کو بیش قدر نذرانے دیتے رہتے ہیں اور وہ لوگوں کو عطا فرماتے رہتے ہیں حالاں کے حقیقتاً ایسا نہ تھا۔

اِکرام ضیف کا مظاہرہ حضرت کے وسیع دسترخوان پر دیکھا جا سکتا تھا۔ آپ کے در دولت پر رات و دن مہمان آتے رہتے تھے جنہیں آپ کبھی بھی عمدہ سے عمدہ کھانا کھلائے بغیر رخصت نہ فرماتے تھے جبکہ آپ کی اپنی غذا نہایت ہی معمولی مقدار میں خشک، شوربا اور پُھلکا پر مشتمل ہوتی تھی اور اس میں سے بھی کسی کو بطورِ تبرّک اپنا پس خوردہ عطا فرما دیا کرتے تھے۔ سائلوں کی کثرت کی وجہ سے قبلۂ عالم بجائے ناگواری کے اظہارِ مسرّت فرماتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ "یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ اُس نے اِن کو میرے پاس بھیجا ہے"۔

حضور قبلۂ عالم کی اولاد مبارکہ کے جود و سخا کا بھی وہی عالم ہے کہ جو حضور قبلۂ عالم کی ذاتِ اقدس میں تھا۔ آج بھی زائرینِ علی پور شریف اِس بات کے گواہ ہیں کہ فخرِ ملت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ صاحب، سجادہ نشین دربارِ عالیہ کے زیرِ ہدایت و نگرانی مہمان نوازی کی انتہا کر دی جاتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ اشیائے خورونوش مہیّا کی جاتی ہیں اس کے علاوہ رخصت ہوتے وقت تحائف اور تبرکات سے بھی زائرین کو مالا مال کر دیا جاتا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا۔

ملفوظاتِ امیرِ ملت

ترتیب و تحقیق : حضرت حامد حسن قادری جماعتی

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف پر تشریف لے گئے ہیں۔اس کے نسبت دوفریق ہوگئے ہیں۔ایک کہتا ہے کہ خواب میں گئے۔دوسرا کہتا ہے کہ جسم پاک کے ساتھ حالتِ بیداری گئے۔جوفریق یہ کہتا ہے کہ خواب میں گئے وہ اپنی دلیل میں کشش ثقل بیان کرتا ہے۔یعنی جو چیز وزن رکھتی ہے وہ اُوپر سے نیچے زمین کی طرف گر جاتی ہے۔نیچے سے اُوپر جا کر ٹھہر نہیں سکتی۔اس دلیل کو جرمن نے غلط ثابت کر دیا۔جرمن نے ایک ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے۔جو گھنٹے میں کئی سو میل کا سفر طے کرتا ہے۔اس کا کوئی انکار نہیں کرتا اور ادھر انکار کیا جاتا ہے کہ کیسے ہوا پر چلے گئے۔اتنی جلدی کیسے چلے گئے۔ادھر پڑھتے ہیں کہ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔جرمن کی قدرت کے تو قائل ہیں کہ جرمن ایک گھنٹہ میں کئی سو میل سفر طے کرسکتا ہے۔مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قائل نہیں۔پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔نیز ایک اور دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مائی صاحبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ مبارک ہم سے جدا نہیں ہوا۔(**مافقد جسد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم) گھر کا گواہ ہی یہ کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم میرے پاس سے جدا نہیں ہوا۔تو جسمانی معراج کیسے ہوا۔جولوگ جسمانی معراج سے انکار کرتے ہیں اور اپنے دعوے کے ثبوت میں حدیث بالا پیش کرتے ہیں یہ حدیث بالکل غلط ہے کیونکہ معراج شریف مکہ میں ہوا۔اس وقت مائی صاحبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر 6 برس کی تھی ابھی نکاح نہیں ہوا تھا۔3 سال کے بعد مدینہ منورہ میں نکاح ہوا۔

نوٹ: ابوجہل کے جانے کا انکار نہیں کرتا جسم کے جانے کا انکار کرتا ہے۔نیز دیکھو قرآن شریف 15 واں پارہ سورہ بنی اسرائیل۔

سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلامن المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔

اس آیت شریف کو خدائے تعالیٰ نے **سبحان** کے لفظ سے شروع کیا ہے۔عرب شریف کا یہ محاورہ کہ برات استہلال کے لیے جب کوئی اہم مضمون بیان کرنا ہو تو اس کے پہلے وہ لفظ لے آتے ہیں جیسے **سبحان**۔اس کے معنی کیا ہیں؟ بہت پاک وہ ذات، اس کلمہ کے معنی سے یہ ثابت ہوا کہ اس کے بعد کوئی مہتمم بالشان امر ہونے والا ہے۔وہ کیا ہے جو مہتمم بالشان امر ہے۔**الذی اسریٰ** وہ پاک ذات جس نے رات کو سیرا کرائی، دن کی سیر کو اسریٰ نہیں کہا جاتا، اسریٰ کے معنی رات کو سیر کرانا ہے۔

رات کو سیر کرائی کس کو۔اپنے عبد کو، اس لفظ "**عبد**" کے آنے سے دونوں فریق کی بحث ختم ہوگئی۔"**عبد**" نہ تو صرف جسم کو بولا جاتا ہے اور نہ صرف روح کو بلکہ دونوں کے مجموعہ کا نام "**عبد**" ہے۔

اس آیت شریف سے ثابت ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جسم کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے۔معراج شریف خواب کا نام ہوتا تو بجائے "**عبده**" کے روحہ ہونا چاہیئے تھا۔

خواب جو دیکھی جاتی ہے وہ روح کے ساتھ ہوتی ہے۔جسم کے ساتھ نہیں ہوتی۔اس آیت شریف سے ثابت ہوا کہ جسدِ اقدس کے ساتھ تشریف لے گئے نہ کہ خواب میں۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

نماز تہجد کی خصوصیت

اقتباس از: "نمازِ تہجد"، تصنیف: امیر ملتؒ
ناشر: حضرت ماجد حسن فریدی

نماز تہجد کی خصوصیت: جتنی نمازیں ہیں ان کو روشنی میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے لیے اندھیرے میں پڑھنے کا حکم ہے کیونکہ یہ خفیہ نماز ہے اور پڑھنے والے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم ہونی چاہیے۔ چنانچہ فقیر کے اُستاد مولوی حافظ حاجی احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کان پوری ایک بجے رات کو آہستہ چپکے سے بغیر کسی آہٹ کے اٹھ کر خود پانی لے کر اندھیرے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور باوجود یکہ بیسیوں طالب علم مسجد میں ہوتے تھے لیکن کبھی کسی پر آپ نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اندھیرے میں پڑھنے کے فائدے: 1) اندھیرے میں نماز تہجد پڑھنے والے کا دل خدا تعالیٰ نورانی اور روشن کر دیتا ہے اس کے دل میں نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے چہرے سے انوار الٰہی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

2) مرنے کے بعد اس کی قبر میں نورانیت اور روشنی ہوگی۔ خداوند تعالیٰ فرمائیں گے تو میری محبت میں بال بچے اور گرم بستر چھوڑ کر اندھیری رات میں تہجد پڑھا کرتا تھا۔ اس کی برکت سے آج ہم تیری قبر میں روشنی کرتے ہیں۔

تہجد پڑھنے کے فائدے: 1) تہجد پڑھنے والے کے دل پر دس بجے دن تک دنیا کا کوئی رنج و غم فکر اور صدمہ نہیں آ سکتا اور اگر وہ شخص نیزہ بھر آفتاب نکلنے تک مراقبہ میں بیٹھا رہے تو خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے شام تک کوئی رنج و غم اس کے دل پر نہیں آ سکتا۔ گویا کہ وہ دنیا میں ہی جنت میں ہے۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را باکسے کارے نباشد

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

2) پچھلی رات اٹھنے والے کو دین و دنیا میں کوئی پرواہ نہیں رہتی۔

3) جو شخص بلا ناغہ ہمیشہ تہجد پڑھتا رہے گا۔ اس کی دوسری نمازیں پھر کبھی قضا نہیں ہوتیں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خزانہ رحمت سے اس کو باقی پنج گانہ ادا کرنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔

4) اس کو حضور قلب اور اخلاص کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

5) اس کا قلب مستغنی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا خدا تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ التوبہ، آیت 120) تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہ نیک کام کرنے والوں کی اجرت ضایع نہیں کرتا۔ فرماتے ہیں کہ جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کا اجر ہم دیتے ہیں۔ دنیا میں بھی دیتے ہیں۔ قیامت میں بھی دیتے ہیں۔ اب اگر ایک شخص تین بجے رات سے اٹھ کر نفل تہجد پڑھ کر صبح تک درود شریف پڑھتا رہا یا ذکر اذکار کرتا رہا اور ایک دوسرا آدمی 9 بجے دن تک سوتا رہا۔ اگر یہ دوسرا دیوانہ شخص یہ کہے کہ مجھے کچھ مل جائے تو اس کا کیا حق ہے۔ وہ کیسے اس شخص کی برابری کر سکتا ہے جو رات کو اٹھ کر پڑھتا رہا کیا اس کو اجر نہیں ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملے گا۔

جگت مزدوری نہ رکھے کیوں رکھے بھگوان

جب دنیا میں ہم کسی کا کام کرتے ہیں اور وہ ہمیں اُجرت دیتا ہے تو خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے اپنے بندوں کی اجرت کیوں ضایع کرے گا۔ اجرت کس کو ملے گی؟ کام کرنے والے کو۔

کیتے باجھ نہ ملے مزدوری پھرنا ئیں کس بھرواسے

جب تک کام نہ کرو گے اجرت نہیں ملے گی پھر کس بھروسے پھر رہے ہو۔

6) خدا تعالیٰ پچھلی رات اٹھنے والے کو اولاد سے محروم نہیں رکھتا۔

كشجرةٍ طيّبةٍ أصلها ثابتٌ وّفرعها في السّماءِ (سورۂ ابراھیم)

شجرۂ طیّبہ جس کی اصل کو ثبات ہے اور شاخیں آسمانوں میں ہیں۔

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ جماعتیہ

از: محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا حافظ پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ
وَلی الملّت سجادہ نشین دربار شریف علی پور سیداں، پاکستان

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

نوٹ

بعد فجر یا مغرب وظیفہ بطور مناجات

برائے بیحد فیوض و برکات اوّل و آخر درود شریف

یا الٰہی ہر گھڑی تیری عطاء کا ساتھ ہو
میرے آقا میرے ملجاء مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

ثانیٔ اسلام۔و۔غار۔و۔بدر۔و۔قبر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
حضرتِ بوبکرؓ کے صدق و صفا کا ساتھ ہو

ذُوالخلافت، اہلِ صُفّہ، اہل بیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
بہرِ سلماں فارسیؓ کل اتقیاء کا ساتھ ہو

قاسمِ کونینؐ کا دستِ کرم جھولی میں ہو
شاہ قاسمؒ مَرجعِ کُل اَصفیاء کا ساتھ ہو

علم و فضل و معرفت کے دَر ملیں کھلتے رہیں
جعفرِ صادقؒ امامِ اولیاء کا ساتھ ہو

میں بھی ہو جاؤں خدایا محوِ فکرِ بایزیدؒ
شاہِ بسطامیؒ و اہلِ رابطہ کا ساتھ ہو

از جنابِ خاص مجھ کو خرقۂ عزت ملے
بوالحسن خرقانیؒ غوث الوریٰ کا ساتھ ہو

حصۂ طاعت بجاہِ بو علی اعلیٰ ملے
بے عجب بے سمعہ جذبِ بے ریاء کا ساتھ ہو

خواجہ یوسفؒ ابو یعقوب ھمدانیؒ مجھے
اک توجّہ دیں تو حُسنِ مہ لقاء کا ساتھ ہو

شیخنا شہ عبدخالق غجدوانیؒ کے طفیل
بخش دے ہر ہر خطا۔ ہر ہر عطا کا ساتھ ہو

پیش ہر ظلمت چراغِ معرفت دے روشنی
شاہ عارفؒ کی نگاہِ پُر ضیاء کا ساتھ ہو

سائبانِ آں ''لوائے حمد'' محشر میں ملے
خواجۂ محمودؒ ۔محمودُ الثّناء کا ساتھ ہو

از پئے خواجہ، عزیزانِ علی رامیتنیؒ
سیّدی مولا علیؓ مشکل کشا کا ساتھ ہو

زیرِ نَعلینِ جنابِ بابا سماسیؒ رہوں
صاحبِ معراجؐ کے ہر نقشِ پا کا ساتھ ہو

ٹال دے راہ سلوک و معرفت میں لغزشیں
ہر قدم میر کلالؒ رہنما کا ساتھ ہو

از پئے خواجہ بہاء الدین اوّل نقشبند
ڈھل چکے ہر نقش اور اسمِ خُدا کا ساتھ ہو

عِطر بیزِ عشقِ احمدؐ ہو مری صُحبت تمام
شہِ علاؤالدین عطارؒ خدا کا ساتھ ہو

چرخِ ناہنجار کی زد میں ہے یہ عاجز بہت
خواجۂ یعقوب چرخیؒ پیشوا کا ساتھ ہو

شاہ عبید اللہ احرارؒ و مجدّدؒ نہصدی
فقر سے آراستہ شاہی قباء کا ساتھ ہو

زندگی آلُودہ تر۔ اب تزکیاتی ہو سفر
خواجۂ زاہد محمدؒ پارسَا کا ساتھ ہو

شیخ کا درویش رکھ اور سلبِ نسبت سے بچا
خواجہ درویش محمدؒ ذوالعطاء کا ساتھ ہو

نقشبند اسلاف کے نقشِ قدم پر چل سکوں
خواجہ امکنگیؒ محمد مقتداء کا ساتھ ہو

ذوقِ ورنگِ نقشبندی جنکے دم سے ہند میں
باقی باللہؒ۔خواجہٗ درسِ بقاء کا ساتھ ہو

شاہ مجدّد الفِ ثانی ؒ کی نگاہِ فیض سے
جرأتِ قولاً سدیداً بے خطا کا ساتھ ہو

صدقۂ قیومِ ثانی خواجۂ معصومؒ دے
عصمت و عفت کی پاکیزہ رداء کا ساتھ ہو

از پئے خواجہ محمد حجۃُ اللہ نقشبندؒ
اجتہادی قلب اور ذہنِ رساء کا ساتھ ہو

مفسداتِ نفس بس زیرو زبر ہوتے رہیں
حضرتِ خواجہ زبیرؒ ذوالعلاء کا ساتھ ہو

از طفیل خواجہ قطبُ الدینؒ حیدر اے خدا
فیضِ قطبیّت ملے، شیرِ خدا کا ساتھ ہو

شاہ جمال اللہ پیرِ رامپوریؒ کے طفیل
خاص دیدارِ جمالِ کبریا کا ساتھ ہو

پھر مسیحائی عطاء کر قلب کے امراض میں
حضرتِ عیسیٰؑ کے اس دستِ شفاء کا ساتھ ہو

بابا فیض اللہ تیراھیؒ کی مشعل دے خدا
جب مرے اندر کسی کالی گھٹا کا ساتھ ہو

از رُخِ نور محمدؒ۔صاحبِ تیراہ شریف
قبر میں نورِ محمد مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو

از فقیرِ مصطفےٰ۔آں مرشدِ چورہ شریف
فقر و فخرِ مجتبےٰ دے انبیاء کا ساتھ ہو

میرِ ملّت شاہِ جماعتؒ قطبِ دوراں، غوثنا
قبلۂ عالم محدّث خضرُنا کا ساتھ ہو

از پئے سجادۂ اوّل محمد شاہ حسینؒ
کرب کے عالم میں شاہِ کربلاؓ کا ساتھ ہو

ازلبِ سجادۂ ثانی شہِ نورِ حسینؒ
شمس الملّت مرشدِ من کی دُعا کا ساتھ ہو

از رہِ سجادۂ ثالث شہِ اختر حسینؒ
جوہرِ ملّت کی پُرشفقت دُعا کا ساتھ ہو

صاحبِ سجادہ رابع شہِ افضل حسین
ہر دُعا میں اُنکی ''آمیں رَبّنا'' کا ساتھ ہو

از ولیٔ ملّتِ بیضاء شہِ افضل حسینؒ
میرے رہبر کی بہ ہر لحہ سخا کا ساتھ ہو

شاہِ خورشیدؒ و منورؒ شہِ نذر کے فیض سے
دم بدم من جملہ ردِّ ماسوا کا ساتھ ہو

دستِ شفقت اہلِ بیتِ سیّداں کا سر پر ہو
نقشبندانِ گرامی اولیاء کا ساتھ ہو

منزلیں طے کر کے پالوں منزلِ مقصود پھر
محترم اخلافؒ کی رسمِ فناء کا ساتھ ہو

اے خدا ہر وقت بس تائیدِ غیبی کر عطا
اے خدا پاکانِ خاصانِ شما کا ساتھ ہو

بخش دے ماں باپ میرے اورسارے مؤمنین
جملہ یارانِ طریقت کی صدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

روزِ محشر کیوں رہے تنہا ترا خواجہ امینؒ
رابطے میں جب علی پوری فضا کا ساتھ ہو

THE HOLY SERIES OF NAQSHBANDI SAINTS

REF:- FAKHAR E MILLAT

HAZRAT AFZAL HUSSAIN SAHAH JAMAATI

Oh! Allah, for the spiritual sake of
1.THE HOLY PROPHET HAZRAT MUHAMMAD (S.A.W)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
2.HAZRAT ABU BAKAR (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
3. HAZRAT SALMAN FARSI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
4. HAZRAT QASIM BIN MUHAMMAD (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
5. HAZRAT IMAM JAAFER SADIQ (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
6.SULTAN BA YAZEED BASTAMEE (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
7. KHWAJA ABU AL HASAN KHARQANI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
8. KHWAJA BU ALI FARMEDI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
9. KHWAJA ABU YOUSUF HAMDANI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
10. KHWAJA ABDUL KHALIQ GHIJDAWANI(R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
11. KHWAJA ARIF RYOGARI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
12. KHWAJA MEHMOOD INJEER FAGHANVI (R.AA)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
13. KHWAJA AZIZAN-e- ALI RAMAITANI(R.AA)
Oh! Allah for the spiritual sake of
14. KHWAJA BABA SAMMASI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
15. KHWAJA MEER KALAL (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
16. KHWAJA BAHAUDDIN NAQSHBAND (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
17. KHWAJA ALLAUDDIN ATTAR (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
18. KHWAJA YAQOOB CHARKHI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
19. KHWAJA OBAID ULLAH EHRAR (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
20. KHWAJA ZAHID MUHAMMAD WAKHSHI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
21.KHWAJA DURWAISH MUHAMMAD SABZWARI(R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
22. KHWAJA MUQTADA AMKANGI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
23. KHWAJA BAQI BILLAH (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
24. KHWAJA MUJADID ALF-e-SANI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
25. KHWAJA MUHAMMAD MASOOM SARHINDI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
26. KHWAJA MUHAMMAD HUJJATULLAH (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
27.KHWAJA MUHAMMAD ZUBAIR SARHINDI(R.A)

Oh! Allah, for the spiritual sake of
28.KHWAJA QUTUB UD DIN HAIDER (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
29.KHWAJA SHAH JAMAL ALLAH RAMPURI(R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
30. KHWAJA MUHAMMD EISA GANDAPURI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
31. KHWAJA FAIZ ULLAH TEERAHI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
32. KHWAJA NOOR MUHAMMAD TEERAHI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual sake of
33. KHWAJA FAQEER MUHAMMAD CHURAHI (R.A)
Oh! Allah, through sacred source of

My Grand Murshid

34. HAZARAT AMEER E MILLAT PEER

SYED JAMAT ALI SHAH

MUHADITH ALI PURI (R.A)

Oh! Allah, for the spiritual eyes of
35. HAZARAT PEER SYED MUHAMMAD HUSSAIN SHAH JAMAATI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual eyes of
36. HAZARAT PEER SYED NOOR HUSSAIN SHAH JAMAATI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual eyes of
37. HAZARAT PEER SYED AKHTER HUSSAIN SHAH JAMAATI (R.A)
Oh! Allah, for the spiritual eyes of

My Loving Murshid

38. HAZARAT PEER SYED AFZAL HUSSAIN SHAH JAMAATI

Grant me Piety ,Love and The Help (Amen)

ملفوظات فخرِ ملت

حضرت پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی مدظلہ

﴿براویت: قاری دلشاد جماعتی﴾

جو میں نے دیکھا　　جو میں نے پایا

قبلہ فخرِ ملت پیر سید افضل حسین شاہ مدظلہٗ العالی حسبِ معمول ہر سال کراچی کے دورے پر تشریف لاتے ہیں تو شاہی مسجد ایریا C-4 لانڈھی نمبر 6 میں نمازِ جمعہ پڑھاتے ہیں۔ نمازِ جمعہ سے فارغ ہوکر حضرت مدرسہ بیت النور میں تھوڑی دیر کے لیے تشریف لاتے ہیں تو یہاں کچھ مستورات انتظار میں ہوتی ہیں کہ حضرت صاحب سے دعا کرائیں گی پھر حضرت صاحب نظر کرم فرماتے ہوئے سب کیلئے دعا فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب کی دعا میں ایک بات کا تجربہ کئی سال سے ہے کہ جو لڑکیاں رشتوں کے انتظار میں ہوتی ہیں اور ان کے رشتے نہیں ہو رہے ہوتے تو ان لڑکیوں کو حضرت کی دعا میں شریک جاتا ہے اور حضرت صاحب سے ہماری زوجہ محترمہ جو حضرت سے داخل سلسلہ بھی ہیں۔ دعا کے لیے عرض کرتی ہیں کہ حضور ان کا رشتہ نہیں ہو رہا دعا فرمائیں کہ ان کا رشتہ ہو جائے تو الحمدللہ آئندہ سال حضرت صاحب کی تشریف آوری سے پہلے ہی ان لڑکیوں کی شادی ہو جاتی ہے یا رشتے طے ہو جاتے ہیں ہم غلاموں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے فیض میں مزید برکت عطاء فرمائے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆☆☆☆☆☆☆

عجوہ کھجور کی فضیلت!

مراسلہ: حضرت خواجہ شفیق احمد فاروقی

عجوہ کھجور حضور ﷺ کو محبوب ترین کھجوروں میں تھی' یہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی عمدہ ترین' انتہائی لذیذ' مفید سے مفید تر' قیمتاً بہت ہی عالی اور اعلیٰ قسم کی کھجور ہے۔ حدیث میں اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ جنت کی کھجور ہے' اس میں دوران سر سے' قلب مرض سے شفا کا ہونا وارد ہے' صحیح حدیث میں آیا ہے کہ: ''نہار منہ اس کے سات عدد کھانے میں زہر اور سحر سے حفاظت ہوگی۔''

علماء نے لکھا ہے کہ اس کھجور کا درخت آپ انے اپنے دست بابرکت سے لگایا' اس مضمون میں اسی بابرکت کھجور کے متعلق چند باتیں جمع کی گئیں ہیں' حق تعالیٰ اس حقیر کاوش کو مفید و نافع بنائے اور راقم کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

عجوہ کھجور کی تاثیر سحر وزہر سے حفاظت

''عن سعدؓ قال: سمعت رسول اللہ ا یقول: من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر''.

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت کوئی اور چیز کھانے سے پہلے سات عجوہ کھجوریں کھائے گا' اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

تشریح

عجوہ مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سے ایک قسم ہے' جو صیحانی سے بڑی اور مائل بہ سیاہی ہوتی ہے' یہ قسم مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ ''زہر'' سے مراد وہی زہر ہے جو مشہور ہے (یعنی وہ چیز جس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے) یا سانپ' بچھو اور ان جیسے دوسرے زہریلے جانوروں کا زہر بھی مراد ہوسکتا ہے۔

مذکورہ خاصیت (یعنی دافع سحر وزہر ہونا) اس کھجور میں حق تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے' جیسا کہ قدرت نے از قسم نباتات دوسری چیزوں (جڑی بوٹیوں وغیرہ) میں مختلف اقسام کی خاصیتیں رکھی ہیں' یہ بات آنحضرت ﷺ کو بذریعۂ وحی معلوم ہوئی ہوگی کہ (عجوہ) کھجور میں یہ خاصیت ہے' یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے اس کھجور میں یہ خاصیت ہے (۴) عجوہ کا درخت آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگایا۔ علامہ ابن اثیری کہتے ہیں کہ عجوہ صیمانی سے بڑی ہے' اس کا درخت خود نبی کریم انے اپنے دست اطہر سے لگایا تھا: ''ضرب من التمر اکبر من الصیمانی وھو مما غرسہ المصطفیا بیدہ فی المدینۃ''

سات کے عدد میں حکمت

جہاں تک سات کے عدد کی تخصیص کا سوال ہے تو اس کی وجہ شارع کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں' بلکہ اس کا علم توقیفی ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے سماعت پر موقوف ہے کہ آپ ﷺ نے سات ہی کا عدد فرمایا اور سننے والوں نے اسی کو نقل کیا' نہ تو آنحضرت ﷺ نے اس کی تخصیص کی وجہ بیان فرمائی اور نہ سننے والوں نے دریافت کیا' جیسا کہ رکعات وغیرہ کے اعداد کا مسئلہ ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سات ہی کا عدد' بہتر اور مناسب ہے' اس کی حکمت اور حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کا کھجور کی تمام اقسام میں سے عجوہ کو خصوصیت دینا اور پھر سات کے عدد کے ساتھ مخصوص فرمانا یہ امور اسرار سے ہیں جن کی حکمت ہم تو نہیں سمجھ سکتے' لیکن جو کچھ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' اس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور یہی اعتقاد رکھنا چاہئے کہ عجوہ ہی کو برتری وفضیلت ہے اور اس میں بھی ضرور کوئی حکمت ہے۔

سات کے عدد میں عجیب نقطہ

بعض اہل علم نے نماز میں سات فرائض کی حکمت یہ لکھی ہے کہ انسان کا جسم سات چیزوں سے بنا ہے ۱: مغز یعنی بھیجا' ۲: رگیں' ۳: گوشت' ۴: پٹھے' ۵: ہڈیاں' ۶: خون' ۷: جلد یعنی کھال' یہ سب سات ہوئے' ان ساتوں اجزاء کے شکریہ میں سات فرض رکھے گئے' ہر ایک چیز کا شکریہ ایک فرض۔

کیا بعید ہے کہ اللہ کے نبی انے سات کھجور کھانے کی تاثیر یہ بیان فرمائی کہ انسان کا جسم سات اشیاء سے بنا ہے' ہر شئی کے بدلہ میں ایک کھجور۔

سات عدد کے متعلق علامہ ابن قیم کی تحریر

حافظ ابن قیم جوزیؒ سات کے عدد کی حکمت بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''رہ گئی سات عدد کی بات تو اس کو حساب اور شریعت دونوں میں خاص مقام حاصل ہے، خدا تعالیٰ نے سات آسمان بنائے، سات زمین پیدا کیں، ہفتے کے سات دن مقرر فرمائے، انسان کی اپنی تخلیق سات مرحلوں میں ہوئی، خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کا طواف اپنے بندوں کے ذمہ سات چکروں سے شروع کیا، سعی بین الصفا والمروۃ کے چکر بھی سات مرتبہ شروع کئے، عیدین کی تکبیریں سات ہیں، سات برس کی عمر میں بچوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے کا حکم ہوا، حدیث میں ہے:

''مروھم بالصلاۃ وھم سبع سنین''۔

یعنی اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے مرض میں سات مشکیزہ پانی سے غسل کرانے کے لئے فرمایا: خدا نے قوم عاد پر طوفان سات رات تک جاری رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ: خدائے پاک! میری مدد فرما ایسے سات سے جیسے سات حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے۔ خدا کی طرف سے صدقہ کا ثواب جو صدقہ دینے والوں کو ملے گا سات بالیوں سے (جو ایک دانہ سے اگتی ہیں جن میں سو سو دانے ہوں) تشبیہ دی، اور وہ خواب جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا اس میں سات بالیاں ہی نظر آئی تھیں اور جن سالوں میں کاشت نہایت عمدہ ہوئی، وہ سات سال تھے اور صدقہ کا اجر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زائد۔ سات کے ضرب کے ساتھ ملے گا۔

اس سے اندازہ ہوا کہ سات کے عدد میں ایسی خاصیت ہے جو دوسرے عدد کو حاصل نہیں، اس میں عدد کی ساری خصوصیات مجتمع ہیں، اور اطباء کو سات کے عدد سے خاص ربط ہے۔ خصوصیت سے ایام بحران میں بقراط کا مقولہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ ستارے سات، ایام سات، بچہ کی طفولیت کی عمر سات، پھر صبی چودہ سال، پھر مراہق، پھر جوان، پھر کہولت، پھر شیخ پھر ہرم اور خدائے پاک ہی کو اس عدد کے مقرر کرنے کی حکمت معلوم ہے، اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے سمجھا، اس کے علاوہ کوئی معنی ہے اور اس عدد کا نفع خاص اس چھوہارے کے سلسلے میں جو اس ارض مقدس کا ہو اور اس علاقے کا جو جادو اور زہر سے دفاع کرتا ہے، اس کے اثرات اس کے کھانے کے بعد روک دیئے جاتے ہیں، کھجور کے اس خواص کو اگر بقراط و جالینوس وغیرہ اطباء بیان کرتے تو اطباء کی جماعت آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیتی اور اس پر اس طرح یقین کرتی جیسے نکلتے آفتاب پر یقین رکھتی ہے، حالانکہ یہ اطباء خواہ کسی درجہ کے عاقل ہوں وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ان کی رسا عقل اور اٹکل یا گمان ہوتا ہے۔ ہمارا پیغمبر جس کی ہر بات یقینی اور قطعی اور کھلی دلیل وحی الٰہی ہو اس کا قبول و تسلیم کرنا تو بہر حال ان اطباء سے زیادہ حسن قبولیت کا مستحق ہے، نہ کہ اعتراض کا مقام ہے اور زہر کی دافع دوائیں کبھی بالکیفیت اثر انداز ہوتی ہیں، بعض بالخاصیۃ اثر انداز ہوتی ہیں۔

عجوہ میں شفاء ہے

''عن عائشۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ان فی العجوۃ شفاء وانھا تریاق اول البکرۃ''۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے اور وہ زہر وغیرہ کے لئے تریاق کی خاصیت رکھتی ہیں، جب کہ اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں (یعنی نہار منہ کھایا جائے)''۔

تشریح: مدینہ منورہ کے اطراف قبا کی جانب جو علاقہ بلندی پر واقع ہے، وہ عالیہ یا عوالی کہلاتا ہے، اسی مناسبت سے ان اطراف میں جتنے گاؤں اور دیہات ہیں، ان سب کو عالیہ یا عوالی کہتے ہیں، اسی سمت میں نجد کا علاقہ ہے، اور اس کے مقابل سمت میں جو علاقہ ہے وہ نشیبی ہے اور اس کو سافلہ کہا جاتا ہے، اس سمت میں ''تہامہ'' کا علاقہ ہے، اس زمانہ میں عالیہ یا عوالی کا سب سے نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل اور سب سے دور والا گاؤں سات یا آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا'' عالیہ کی عجوہ میں شفا ہے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ دوسری جگہوں کی عجوہ کھجوروں کی بہ نسبت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں زیادہ شفا ہے، یا اس سے حدیث سابق کے مطلق مفہوم کی تقیید مراد ہے یعنی پچھلی حدیث میں مطلق عجوہ کھجور کی جو تاثیر و خاصیت بیان کی گئی ہے، اس کو اس حدیث کے ذریعہ واضح فرما دیا گیا ہے کہ مذکورہ تاثیر و خاصیت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں ہوتی ہے۔ تریاق ''ت'' کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ آتا ہے، وہ مشہور دوا ہے جو دافع زہر وغیرہ ہوتی ہے۔

عجوہ میں دوران سر سے شفا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا کرتی تھیں عجوہ کی یہ خصوصیت دائمی ہے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ عجوہ کی یہ خصوصیات صرف زمانہ مبارک نبویہ کے ساتھ ہی مقید نہیں، بلکہ عمومی اور دوامی ہیں۔

قلب کے مرض کی شفا عجوہ کے ذریعہ

''حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہوا' آپ امیری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ انے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان رکھا اور اتنی دیر تک رکھا کہ میں نے اپنے قلب میں آپ ﷺ کے دست مبارک کی خنکی (ٹھنڈک) محسوس کی'اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو قلب کی شکایت ہے' جاؤ حارث بن کلدہ کے پاس جا کر اپنا علاج کراؤ جو بنو ثقیف کا بھائی ہے اور وہ طبیب ہے' پس اسے چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی سات کھجوریں لے کر اور انہیں ان کی گھٹلیوں سمیت پی لے اور ان کا مالیدہ سا بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے''۔

عجوہ میں جنون سے شفا ھے

"قال رسول اللہ ا العجوة من الجنة وھی شفاء من الجنة"، ترجمہ:''آپ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے''۔

عجوہ جنت کی کھجور ھے

''عن ابی ھریرةؓ قال: قال رسول اللہ ا العجوة من الجنة وما فیھا شفاء من السم والکماة من المن وماء ھا شفاء للعین''۔

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ انے فرمایا: عجوہ جنت کی کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کمة (کھنبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے''۔

تشریح: ''عجوہ جنت کی کھجور ہے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ عجوہ کی اصل جنت سے آئی ہے' یا یہ کہ جنت میں جو کھجور ہوگی وہ عجوہ ہے اور یا یہ کہ عجوہ ایسی سودمند اور راحت بخش کھجور ہے گویا وہ جنت کا میوہ ہے' زیادہ صحیح مطلب پہلا ہی ہے۔

عجوہ جنت کا میوہ ھے

ایک روایت میں ہے کہ''العجوة من فاکھة الجنة ''یعنی عجوہ جنت کا میوہ ہے' ان روایات میں عجوہ کی برکت اور اس کی منفعت میں مبالغہ مقصود ہے کہ عجوہ جنت کا میوہ ہے اور جنت کا کھانا تعب و تکلیف کو دور کرتا ہے۔

علامہ ابن قیم جوزیؒ اسی حدیث کو نقل فرما کر تحریر فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس عجوہ سے مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوریں ہیں جو وہاں کی کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے' حجازی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور مفید ترین کھجور ہے' یہ کھجور کی اعلیٰ قسم ہے' انتہائی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے' جسم اور قوت کے لئے موزوں ہے' تمام کھجوروں سے زیادہ رس دار لذیذ اور عمدہ ہوتی ہے۔

زمین پر تین چیزیں جنت کی ھیں

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے:

ترجمہ:''زمین پر جنت کی چیزوں میں سے تین چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں: ۱: عجوہ کھجور کا پودا (درخت) ۔۲: حجر اسود۔۳: اور وہ برکت کی مقدار کثیر جو روزانہ جنت سے دریائے فرات پر اترتی ہے''۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے' اس کے متعلق مختلف روایتیں ہیں' ایک روایت میں''العجوة من فاکھة الجنة'' عجوہ جنت کا میوہ ہے' ایک روایت میں ہے: ''العجوة والصخرة والشجرة من الجنة اور (بیت المقدس کا) پتھر (چٹان) اور (بیعت رضوان والا) درخت جنت سے ہیں۔

علامہ عبدالرؤف مناویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''یہ عجوہ شکل وصورت و نام میں جنت کے عجوہ کے مشابہ ہے' لذت اور مزہ میں مشابہ نہیں' اس لئے کہ جنت کا کھانا دنیوی طعام کے مشابہ نہیں۔''

عجوہ آپ ﷺ کو محبوب تھی

عن ابن عباسؓ کان احب التمر الی رسول اللہ ا العجوة.

''حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تمر کی تمام قسموں میں محبوب ترین رسول اللہ ﷺ کے نزدیک عجوہ تھی''۔

ترتیب و پیشکش
حافظ رضا نقشبندی جماعتی

خبرنامہ 2011

انجمن خدام الصوفیہ

عرس امیرِ ملّت

بمقام دربار شریف علی پور سیداں ضلع نارووال سیالکوٹ

زیرِ اہتمام: انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں

بتاریخ 10, 11 مئی 2011 ☆ بروز منگل اور بدھ

☆ **بصدارت فخرِ ملّت** ☆

الحاج حافظ پیر سید **افضل حسین شاہ جماعتی نقشبندی** مجددی مدظلہ

(مرکزی سجادہ نشین علی پور سیداں)

دریں اثناء

☆ **عرس** ☆
حضرت سراج الملت الحاج حافظ پیر سید محمد حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت پیر سید انوار حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت الحاج پیر سید خادم حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت پیر سید بشیر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت شمس الملت الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت پیر سید اولاد حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت جوہر ملت الحاج پیر سید اختر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **عرس** ☆
حضرت پیر سید نذر حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

معمولاتِ عرس
دربار شریف علی پور سیداں

منگل کی شب خطابِ خصوصی (حضور فخرِ ملّت)

☆ حاضری بخدمتِ پیرانِ علی پور سیداں ☆ مسلسل مہمان داری ☆ مسلسل لنگرِ عام ☆ حاضری دربار شریف
☆ روحانی تربیتی نشستیں ☆ معمولاتِ بیعت ونسبت ☆ روحانی ذمہ داریوں کی عطائیگی ☆ محفل ذکر ومراقبہ ☆ ختمِ قرآن شریف
☆ حلقہ جاتِ نعت خوانی ☆ قُل شریف ☆ کُل پاکستان محفل نعت ☆ شجرہ خوانی اور دیگر روحانی معمولات ☆ سالانہ روحانی اجتماع
☆ ملفوظاتِ سجادہ نشین ☆ دستار بندی دار العلوم نوریہ ☆ صلوٰۃ وسلام ☆ اجتماعی دعائے خصوصی

دربار شریف علی پور سیداں کے کراچی مراکز و حلقہ جات مع خدام زیر سرپرستی سجادہ نشین دربار شریف علی پور سیداں خانقاہ امیر ملت محدث علی پوری

محترم خواجہ مشتاق احمد جماعتی بروز جمعہ بعد نماز مغرب بمقام A-183 بلاک T فون نمبر 6630478۔☆محترم علیم صاحب ہر اسلامی 5 تاریخ بعد نماز عشاء بمقام عثمان غنی مسجد دوکان نمبر 2 بسم اللہ جنرل اسٹور نارتھ ناظم آباد، فون نمبر 4914697۔☆محترم محمد طاہر نقشبندی 4 6 4 / 6 لیاقت آباد نمبر 6 ☆محترم محبوب نقشبندی بمقام 22/ A-1,77 لیاقت آباد☆محترم آزاد لکھنوی جماعتی مکان نمبر L-735 سیکٹر 2 / 5-C بلال ٹاؤن فون نمبر 6987487 (سالانہ عرس امیر ملت)☆محترم حکیم محمد شریف بروز منگل بمقام 4/498 کیفے فاروق نزد تھانہ لیاقت آباد۔☆محترم محمد ناظم صدیقی نقشبندی ماہانہ پہلی جمعرات بعد مغرب، بمقام فکری فلیٹ نمبر 4، مراد خاں روڈ، گارڈن ویسٹ فون نمبر 7732046☆محترم ڈاکٹر ارشاد نقشبندی بروز جمعہ بمقام 6/ A-542 لیاقت آباد☆بیگم زبیر عالم چشتی بروز پیر فلیٹ نمبر B-6 سفاری ٹیرس گلشن اقبال☆محترم عید محمد فریدی بروز اتوار بعد نماز عصر فون نمبر 2628273/4125612☆محترم اسلم جاوید نقشبندی ماہانہ پہلا اتوار بمقام 5C آخری بس سٹاپ فون نمبر 6364083☆محترم خواجہ سمیع الدین نقشبندی PNT گزری ☆محترم عمران نقشبندی بروز اتوار 10 بجے صبح، C 34 لانڈھی نمبر 6☆محترم عبد الوحید نقشبندی 4C لانڈھی 6 دس بجے شب☆محترم حاجی نذر علی صدیقی نقشبندی بعد نماز مغرب آخری اتوار☆ہر جمعرات بعد نماز مغرب، سندھی مسلم سوسائٹی۔☆محترم نور بھائی نقشبندی بروز جمعرات بعد نمازِ مغرب نور بیکری نزد زاہد نہاری ہوٹل ایمپریس مارکیٹ صدر☆محترم جناب قاری دلشاد نقشبندی جماعتی ختم خواجگان بعد جمعہ فاتحہ امیر ملتؒ (اسلامی 26 تاریخ)☆محترم تواب صاحب لیاقت آباد C4 ڈاکخانہ☆محترم حافظ رضا نقشبندی جماعتی اتوار بعد مغرب بلاک S خلیل آباد نارتھ ناظم آباد۔

تمام مشائخ شجرہ شریف کی فاتحہ اور محفل ایصال ثواب

اسلامی تاریخوں کے مطابق انوار الصوفیہ کے ٹائیٹل میں درج شدہ ''وصالِ اولیائے نقشبندؒ'' کے عنوان سے عرائس نامے (خصوصاً امیر ملتؒ) کیمطابق ایامِ فاتحہ کو انجمن خدام الصوفیہ کراچی کے دفتر واقع جامع مسجد گلزارِ سعیدیہ، پاپوشنگر، ناظم آباد کراچی میں اور مقامی حلقہ جات میں باقاعدگی سے منایا جاتا ہے۔محافل کے لوازمات یہ ہیں۔

☆ختمِ قرآن☆محفل نعت☆شجرہ خوانی☆محفل ذکر و مراقبہ☆مناقب صاحبِ عرس☆پیامِ عرس☆لنگر شریف

مقامی عرسِ امیر ملت

بہ اہتمام: انجمن خدام الصوفیہ۔کراچی

جمعہ، 13 مئی 2011 بوقت 3 بجے دوپہر

بمقام: خانقاہ نظامیہ گلزارِ سعیدیہ،

پاپوشنگر، ناظم آباد کراچی۔

نظامِ شرکت: ☆محفل قرآن☆محفل نعت وسلام☆محفل ذکر و مراقبہ☆ختم شریف جماعتیہ☆خطاب علمائے کرام بہ منقبت امیر ملتؒ☆فاتحہ بروحِ پیرانِ علی پور شریف

حلقہ جات ہفتہ وار/ماہانہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ دربار شریف کی توجہ اور کرامت سے حلقہ جاتِ ذکر و مراقبہ ہفتہ واری اور ماہانہ سطح پر 101 سے زائد مقاماتِ شہر میں جاری کردیئے گئے ہیں، جن میں دار الشفاء جاری ہے۔

کوکبۂ بدر

☆بتاریخ 17 رمضان المبارک 1431ھ بعد عصر تا اذانِ عشاء بمقام: E-198، ڈیفنس ویو 2، مدینہ اسٹاپ، بلال کالونی، کراچی
☆بتاریخ 2 رمضان۔ بمقام: اسلم مارکیٹ بلاک D نارتھ ناظم آباد

☆کراچی آمد فخر ملت☆

حضور فخر ملت کی علالت اور کراچی کے کشیدہ حالات کی بنا پر امسال دورۂ کراچی ملتوی رہا۔

☆ ہفتہ وار ختم نقشبندیہ ☆

الحمدللہ دربار شریف کی توجہ اور کرامت سے ممانی صاحبہ بیگم ادریسہ زنجانی نقشبندی نے ہفتہ وار ختم نقشبندیہ کا اہتمام خیابانِ نظامی 9/10 5A ناظم آباد میں جاری کیا ہے۔

☆ایامِ خلفائے راشدین☆

انجمن خدام الصوفیہ کراچی کے قائم شدہ حلقہ جات میں خلفائے راشدین کے ایامِ شہادت کا اہتمام تمام روحانی لوازمات کے ساتھ باقاعدہ جاری ہے۔

☆شبینہ و منزل بہ منزل تراویح☆

انجمن خدام الصوفیہ کراچی کے حلقہ جات میں ماہِ رمضان اور دیگر مقدس راتوں کے دوران 17 عدد شبینہ تراویح کے ساتھ ختم قرآن بہ ایصالِ ثواب امیر ملت ؒ کا اہتمام کیا گیا۔

☆امیر ملت کانفرنس☆

بروز اتوار 1 مئی 2011ء

بمقام: لاہور

بصدارت: پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی

بہ سیادت: پیر سید منظر حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی

نظامت: پیر سید اشتیاق حسین شاہ جماعتی مدظلہ العالی

شرکتِ خصوصی: پیر سید ظفر حسین شاہ جماعتی، محمد حسین شاہ جماعتی، محمد حسان شاہ جماعتی۔

خطابت: منظورِ نظر حضور فخرِ ملت مولانا اقبال چشتی صاحب

☆21واں سالانہ جشن عید میلادالنبیؐ☆

اور

☆دوسرا سالانہ عرسِ نجم الملت ؒ☆

بتاریخ 27-3-2011، بمقام A-12 خلیل آباد

بلاک "S" نارتھ ناظم آباد میں منعقد ہوا۔

زیرِ اہتمام: نجم الملت ؒ نعت کونسل کراچی

《کلہائے عیادت اور دعائے صحت برائے》

۞ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب ۞ محترمات پیر خانہ

☆دوسرا سالانہ عرس☆

نجم الملت نبیرۂ امیر ملت حضرت پیر **سید نذر حسین** شاہ صاحب جماعتی ؒ۔ بمقام علی پور سیداں، بصدارت حضور فخرِ ملت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی 8/2/11 منعقد ہوا۔

عنقریب اشاعت

سیرتِ فخرِ ملت

تالیف: خواجہ محمد امین نظامی

بہ اہتمام: **انجمن خدام الصوفیہ۔ کراچی**

وجۂ تاخیر:

اخبارات میں شائع شدہ اپیل اور **حضور فخرِ ملت** کے حکم پر قلمی تعاون کیلئے بار بار اپیل کے باوجود ہنوز انتظار ہے اور برادرانِ طریقت سے گزارش ہے کہ برائے کرم سیرتِ فخرِ ملت کی اشاعت عنقریب ممکن بنانے کیلئے صاحبِ سیرت کے ملفوظات اور تبرکات تحریراً 9/10 5-A ناظم آباد کراچی، کے پتے پر ارسال فرمادیں۔ یا۔ خانقاہِ نظامیہ گلزارِ سعیدیہ پاپوشنگر (فون: 0300-2116647) پر اطلاع دیں۔ خواجہ محمد امین نظامی کا معتبر قاصد خود آکر امانتاً آپکا قلمی مواد لے جائیگا اور اسی روز شام کو فوٹو کاپی کرا کر واپس کردے گا۔

شکریہ

خواجہ طٰہٰ عامر نظامی (معاون مدیر)

☆ ہفتہ وار خواتین دارالشفاء ☆

ممانی صاحبہ بیگم ادریسہ زنجانی نقشبندی نے ہفتہ وار خواتین دارالشفاء کا اہتمام 4/14 5A ناظم آباد میں جاری کیا ہے۔ جہاں خواتین کا روحانی اور طبی علاج خواتین معالج ہی کریں گی۔ یہ دارالشفاء ہر اتوار عصر تا عشاء جاری رہے گا۔

نوٹ: مسائل بذریعہ ای میل

hafizahnizami@gmail.com

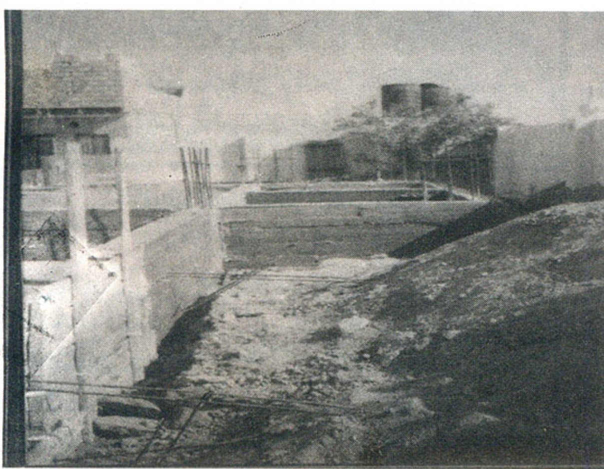
تعزیت

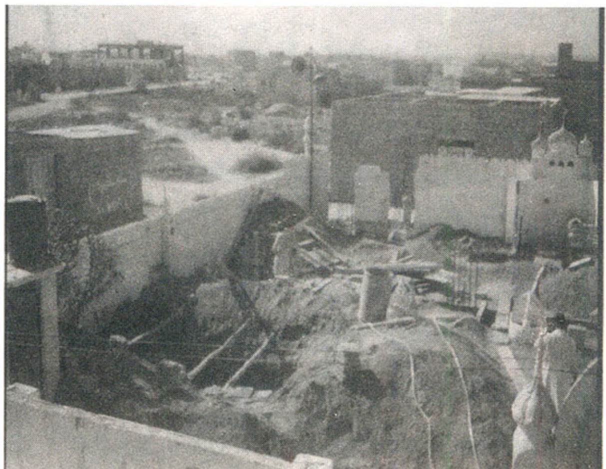
ادارہ تعزیت گزار ہے کہ دربار شریف علی پور سیداں کے دیرینہ خادم قاری دلشاد نقشبندی کی اہلیہ 7-4-11 کو وصال فرماگئیں۔

خانقاہ نظامیہ گلزارِ ادریسہ کی تعمیرِ نو (چند جھلکیاں)













اداریہ

مدرسہ و خانقاہ سے نمناک

کیسی کیسی تحریکیں اُٹھ رہی ہیں؟ کیسی کیسی تبلیغیں ہو رہی ہیں! کیسی کیسی تنظیمیں بن رہی ہیں! کیسی کیسی نفرتیں بڑھ رہی ہیں۔ جو تحریک اُٹھ رہی ہیں وہ بہت زور و شور سے اُٹھ رہی ہے کوئی صوبائی انقلاب لانا چاہتا ہے کوئی اسلامی انقلاب لانا چاہ رہا ہے کوئی قوم پرستی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔ کوئی علیحدگی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔ کوئی وابستگی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔ کوئی جاگیرداری انقلاب، کوئی جمہوری انقلاب، بابرکت اسلامی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی عسکری انقلاب کوئی عدالتی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔ کوئی مصطفوی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی مرتضوی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔ کوئی توحیدی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی مودودی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی تشکیلی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی محمدی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی لسانی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی جغرافیائی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی تاریخی انقلاب لانا چاہ رہا ہے، کوئی آسمانی انقلاب لانا چاہ رہا ہے۔

بہت پیارے انقلاب ہیں اگر آجائیں تب نا! ایک ملک اور اتنے انقلاب!! غریب متوسط پر کتنی قیامتیں برپا ہوں گی، کتنے انقلاب آئیں گے (اپنا پاکستان ہی نہیں ہر ملک اسی منظر نامے میں ہے)۔ ہر انقلاب لانے والا دوسرے انقلاب لانے والے کو شکست دینا چاہتا ہے کچل دینا چاہتا ہے مار دینا چاہتا ہے۔ ایک خانہ جنگی کی تمہید۔ ٹارگٹ کلنگ، قبضہ گروپ، لینڈ مافیہ، ٹی ٹی، کلاشنکوف، ہینڈ گرنیڈ، مشین گن، دستی بندوق، چھری چاقو، تیزاب، تشدد اور ہتھیار، عقوبت خانے، بند بوری لاشیں، اچانک [illegible] گردی، فراڈ، کرپشن،، ماورائے عدالت قتل، اغوا برائے تاوان، بلیک میلنگ، بھتے، چھینا چھپٹی بزور پستول۔ نجانے کتنے طریقوں کی نفرتوں اور انتقام کی سلگتی آگ سے بھرے ہوئے یہ دبی اندھیری سڑکوں اور رستے کے سناٹوں گھروں کی دہلیز تک پہنچ چکے ہیں، بکھر چکے ہیں، اک قیامت سی برپا ہے۔ کوئی جو ہے ان دلوں کی نفرتیں دھوئے گا؟ کوئی جو ہے ان کا تزکیہ کرے گا، مگر تو کچھ نہیں کرتا میں تو صوفی مست کہوں نا؟ sms۔ چیٹنگ۔ ویب سائٹ۔ یوٹیوب۔ فیشن بک۔ ڈی وی ڈی۔ ویڈیو چینل گلی گلی گھر گھر اتنی فحاشی۔ اتنا زناء۔ اتنا سود۔ کالز فون در فون اتنے سستے اتنے وقت! اتنا آلودہ معاشرہ پہلے کبھی دیکھا ہے؟ نہیں مگر مجھے اس سے کیا؟ میں تو صوفیؔ مست ہوں نا۔

اتنی تبلیغیں!! ہر مبلغ خود کو مجتہد سمجھے بیٹھا ہے۔ محدث سمجھے بیٹھا ہے۔ پیر و مرشد سمجھے بیٹھا ہے۔ متقی سمجھے بیٹھا ہے۔ سب کچھ بن گئے مگر وہ مبلغ نہ بنا جو قرآن چاہتا تھا۔ جو رسولؐ چاہتے تھے۔ جو اولیاء کرامؒ چاہتے تھے اور جو ان سب کا اللہ چاہتا ہے۔

☆ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنہ

☆یسرو! ولا تعسرو بشرو ولا تنفرو!

☆لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

☆کنتم خیر امتہ اخرجت للناس

☆ولتکن منکم امۃ

☆تکلمو الناس علیٰ قدر عقولھم

اور بہت کچھ مزاج آشنائی عطا فرمائی گئی کہ دیکھو لوگوں کو ہمارا اپنا بنانا ہے۔ تو اس طرح بنانا۔ اس طرح نہیں جس طرح تم بنا رہے ہو۔ اس طرح تم اپنا ہم خیال تو بنا تو لے مگر بھرے اجتماع میں کتنے ایسے ہونگے جو ہمارے ہم مزاج بھی ہو جائیں۔ مگر مجھے اس سے میں تو صوفیؔ مست ہوں نا۔

کتنی تنظیمیں بن رہی ہیں۔ کیسے کیسے اغراض و مقاصد

ہیں دیکھ تو ذرا کیا کیا ہو رہا ہے۔ کار صدقہ و خیرات تجارتی بنیادوں پر ہونے لگا ہے ۔آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں۔ مگر مجھے کیا۔ میں تو صوفیٔ مست ہوں نا۔

میرے اندر کا صوفی مست پاکستان بننے سے اب تک مجھے جھنجوڑتا رہتا ہے کہ ایک صوفی مست وہ تھے جو مستِ الست تھے اور ایک صوفی مست تُو ہے جو مستِ گزشت! کتنا فرق ہے تجھ میں اور اُن میں آج اُن صوفیائے کرام اجمعین میں

۔خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُسکا بندہ بنوں گا، جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

جن کا وارث تو بنا بیٹھا ہے۔ انہی کی روحیں تجھ سے شکوہ کرتی ہیں کہ

۔ وہ میں صاف کیوں نہ کہہ دوں جو ہے فرق تجھ میں مجھ میں
تیرا درد ۔ دردِ تنہا ، میرا غم ۔ غمِ زمانہ

غمِ زمانہ تو اُمت کی خلش ہے، جس کے لیے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ''جس نے اُمت کی تشویش میں صبح نہ کی اور جس، نے اُمت کی تشویش میں شام نہ کی وہ ہم میں سے نہیں''۔

لیکن یہ دردِ تنہا یہ تو میری رہبانیت ہے، جس کا ذکر قرآن میں بطور ممانعت آیا ہے۔ ہم نسبت وسلسلوں والے پاکستان بننے سے اب تک تریسٹھ برس سے ایک ہی طعنہ زبانِ خلق اور نقارۂ خدا کی طرح سنتے چلے آرہے ہیں بلکہ جھیلتے آرہے ہیں کہ خانقاہی نظام ٹھپ ہو چکا۔ خانقاہی نظام پر جمود طاری ہو گیا۔ خانقاہی نظام عُرس اور میلے ٹھیلوں تک محدود رہ گیا۔ خانقاہی نظام تزکیۂ باطن جیسے انقلاب۔ تزکیہ قلب جیسی تحریک اور تنقیۂ ذہن جیسی تنظیم اور رطب اللسان جیسی تبلیغ سے محروم ہو گیا اور پسپائی کا یہ عالم ہے کہ اب چار کتابیں پڑھ کر فنِ خطابت پر زور دے کر بڑے بڑے اجتماعات منعقد کر کے یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ خانقاہی نظام وہ مردہ ہے جس کی ہڈیاں بھی خاک رسیدہ ہو چکی ہیں۔

یہ ہے صوفیانہ نظام کو پسپا اور اپنے مولویانہ نظام کو غلبہ ظاہر کرنے والوں کا عزم وارادہ!

اب بتائیں میرے جیسے صوفی مست بلکہ مستِ گزشت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 63 سالہ حیاتِ مبارکہ کے صوفیانہ نظام کے وارث وامین ہیں اور گزشتہ 63 سال سے ہی اس وراثت اور امانت کو صدقہ جاریہ کے بجائے صدقۂ باطلہ بنا دینے کے ذمہ دار ہیں۔

خلافت وسجادگی کے جھگڑے ہوں یا تیرا مرید میرا مرید کا نٹوارہ خانقاہوں کی ویرانی ۔ان کے اجتماعات کی مردم شماری سے باآسانی پیمائش کی جاسکتی ہے۔ جبکہ محرابوں، منبر ومسند پر غیر مرشدین قابض ہیں۔ غیر بیعت شدہ افراد آباد کرنے کے نام پر اپنے جھنڈے چمکا رہے ہیں۔ بنی بنی خانقاہیں۔ بسی بسائی درگاہیں اور گونجتی محرابیں پکے پکائے حلوے کی طرح انہیں مل گئیں جنہوں نے خانقاہی محنت کی ہی نہیں تھی۔

منزل اُنھیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

اور تم ؟محمد امین نظامی تم تو صوفیٔ مست ہونا

تمہیں ان سب سے کیا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

کس طرح ہاتھوں ہاتھ جا رہے ہیں مگر تمہیں اس سے کیا تم نے تو ایک عُرس کیا اور سال بھر کی چھٹی منالی۔ امین بتا! ایسے ہوتے ہیں مرید (تیرے جیسے) ایسے ہوتے خلیفہ (تیرے جیسے) ذرا مرشدوں کی محنت دیکھ اور اپنا حصہٗ خدمت دیکھ!

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اللہ رحم کرے مجھ پر مریدوں اور مجھ جیسے خلفاء پر۔

کم ترین

محمد امین نظامی (بس نام کا نظامی)

دعا کیجیئے تحریکوں، تنظیموں، نفرویوں اور تبلیغیوں کے اس دور میں محبتوں کے قاسم اور نسبتوں کے امین پیدا ہو جائیں۔

جزاک اللہ

☆☆☆☆☆☆

تواریخ عرسِ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ

سالانہ عرس علی پور سیداں

مئی	اگست	اکتوبر
11-10	31	16

☆......محرم الحرام......☆

تاریخ عرس	اسمائے مبارکہ	مقام مزار مبارک	سال وصال
19	حضرت خواجہ درویش رضی اللہ عنہ	سبزوار ملک ماوراالنہر	970ھ
29	حضرت خواجہ محمد حجۃ اللہ نقشبند ثانیؒ	سرہند شریف	1114ھ
29	حضرت خواجہ بابا فقیر محمد چوراہیؒ	چورہ شریف	1315ھ

☆......صفر المظفر......☆

تاریخ عرس	اسمائے مبارکہ	مقام مزار مبارک	سال وصال
3	حضرت خواجہ حافظ جمال اللہؒ	رامپور	1209ھ
5	حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ	ہرات	851ھ
28	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ	سرہند شریف	1034ھ

☆......ربیع الاول......☆

تاریخ عرس	اسمائے مبارکہ	مقام مزار مبارک	سال وصال
1	حضرت خواجہ محمد زاہد وخشیؒ	وخش ملک حصار	939ھ
3	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ	قصر عارفاں (بخارا)	791ھ
4	حضرت بوعلی فارمدیؒ	طوس	477ھ
9	حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰؒ	سرہند شریف	1079ھ
12	سرورِ کائنات احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ	مدینہ منورہ	11ھ
12	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	غجدوان (بخارا)	575ھ
17	حضرت خواجہ محمود الخیر فغنویؒ	فغنہ (بخارا)	745ھ
20	حضرت بابا فیض اللہ تیراہیؒ	تیزی علاقہ تیراہ	1245ھ
29	حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ	سمرقند	895ھ

☆......جمادی الاول......☆

تاریخ عرس	اسمائے مبارکہ	مقام مزار مبارک	سال وصال
24	حضرت سیدنا قاسم ابنِ محمد ابنِ ابی بکر صدیقؒ	مدینہ منورہ	101ھ

☆......جمادی الآخر......☆

10	حضرت بابا سماسیؒ	سماس (بخارا)	755ھ
15	حضرت خواجہ میر کلالؒ	سوخار (بخارا)	722ھ
22	حضرت سید ابوبکر صدیقؓ	مدینہ منورہ	12ھ
25	حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ	دہلی شریف	1012ھ
3	حضرت سید نور حسین شاہ صاحب علی پوریؒ	علی پور سیداں	1398ھ

☆......رجب المرجب......☆

10	حضرت خواجہ سلمان فارسیؓ	مدائن	35ھ
11	حضرت خواجہ قطب الدین حیدرؒ	مدینہ منورہ	1180ھ
15	حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ	مدینہ منورہ	126ھ
20	حضرت خواجہ علاء الدین عطارؒ	ماوراءالنہر	802ھ
25	حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ	مرو	535ھ

☆......شعبان المعظم......☆

12	حضرت خواجہ نور محمد تیراہی چوراہیؒ	چورہ شریف	1286ھ
15	حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ	بسطام	149ھ
22	حضرت خواجہ مقتدیٰ امکنگیؒ	امکنگ (سمرقند)	1008ھ

☆......رمضان المبارک......☆

15	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	خرقان	425ھ
25	حضرت سید اختر حسین شاہؒ	علی پور سیداں	

☆......شوال المکرم......☆

1	خواجہ محمد عارف دیوگری (150 برس)	11	کرمینیہ (بخارا)	715ھ

☆......ذی قعدہ......☆

4	حضرت خواجہ محمد زبیرؒ	سرہند	1152ھ
26	حضرت قبلہ عالم امیرِ ملت پیر سید **جماعت علی شاہ**ؒ	علی پور سیداں پنجاب (پاکستان)	1371ھ
28	حضرت خواجہ عزیزانِ علی رامتینیؒ	خوارزم	718ھ

☆......ذی الحج......☆

7	حضرت خواجہ محمد عیسیٰؒ	گنڈاپور ملتان	1220ھ

تواریخ عرس خلفائے علی پور سیداں رضی اللہ عنہم

نام ماہ	تاریخ عرس	اسمائے مبارکہ	مقام مزار مبارک	سال وصال
محرم الحرام	2	حضرت مولانا محمد خوب صاحبؒ	احمد آباد	1384ھ
محرم الحرام	21	حضرت صاحبزادہ خادم حسین شاہؒ	علی پور سیداں	1371ھ
محرم الحرام	24	حضرت مولانا حامد حسن قادریؒ	کراچی	1384ھ
جمادی الاول	5	حضرت مولانا پیر سید محمد حسین شاہؒ فرزندِ اکبر و سجادہ نشین حضرت قبلۂ عالمؒ	علی پور سیداں	1381ھ
جمادی الآخر	4	حضرت مولانا عابد حسین فریدیؒ	آگرہ	1264ھ
رجب	26	حضرت مولانا قاری محمد شہاب الدینؒ	حیدرآباد دکن	1382ھ
رمضان	2	حضرت سید اخلاق علی جماعتیؒ	کراچی	1417ھ
رمضان	16	حضرت مولانا حکیم قمر احمد صاحبؒ	آگرہ	1383ھ
رمضان	19	حضرت ماسٹر مظفر حسین جماعتیؒ	کراچی	1425ھ
شوال المکرّم	4	حضرت مولانا محمد حسین صاحب قصوریؒ	کرنال	1345ھ
ذی قعدہ	4	حضرت مولانا عبدالمجید خان صاحبؒ	سرگودھا	1375ھ
ذی قعدہ	11	حضرت مولانا قاضی حفظ الدینؒ	رہتک	1363ھ
فروری	8	نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ جماعتیؒ	علی پور سیداں	2009ء
فروری	10	حضرت ساجد حسن قادریؒ	کراچی	2006ء
مارچ	2	شرف الملت پیر اشرف حسین شاہ جماعتیؒ	علی پور سیداں	2006ء
مارچ	15	حضرت ذاکر علی روھتکیؒ	کراچی	1979ء
مارچ	29	حاجی رشید جماعتیؒ	علی پور سیداں	2006ء
مئی	9	حضرت ماجد حسن فریدیؒ	کراچی	2007ء
جولائی	29	حضرت راشد حسن قادریؒ	کراچی	1994ء
اگست	10	حضرت زبیر عالم چشتیؒ	کراچی	2007ء
ستمبر	22	حضرت بخشی مصطفیٰ علی خان	جنت البقیع	1974ء
نومبر	20	حضرت نذیر عالم چشتیؒ	کراچی	2005ء

انوار الصوفیہ - کراچی ۲۰۱۱ء

بہ اہتمام ✿ انجمنِ خدام الصوفیہ - کراچی خانقاہِ نظامیہ گلزارِ سعیدیہ 5A ناظم آباد

انجمن
خدام الصوفیہ
کراچی

به سایۂ عاطفت

فخرِ ملّت الحاج حافظ
پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی
مدفیوضہ عالی
سجادہ نشین رابع
دربار شریف علی پور سیداں

صدرِ انجمن

خواجہ محمد امین نظامی

اراکین

بیگم حضرت شمس نظامی
خواجہ طٰہٰ عامر نظامی
صاحبزادہ معین الحق نظامی
حافظ و عالمہ سحرش امین نظامی

انجمن خدام الصوفیہ (قائم شدہ ۱۹۰۱ء) کراچی تشکیل

بانیٔ انجمن: امیرِ ملّت اعلٰحضرت حاجی حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ

حضرت قبلۂ عالم امیرِ ملّت رضی اللہ عنہٗ کی دیگر مجدّدانہ مساعیٔ دین میں سے ایک انجمن خدام الصوفیہ کی ۱۹۰۱ء میں تاسیس (بمقام بادشاہی مسجد لاہور) ہے۔ جس کے مقاصد طے کئے گئے تھے کہ:

☆ اتحادِ جمیع سلاسِلِ تصوّف ☆ اشاعتِ اسلام و تصوّف
☆ تردیدِ الزامات خلافِ اسلام تصوّف ☆ تردید مذاہبِ باطلہ

فخرِ ملّت حضرت حافظ پیر سیّد افضل حسین شاہ صاحب جماعتی نقشبندی (سجادہ نشینِ چہارم) کے حکم مبارک کے مطابق عطا فرمودہ روحانی اجازت و ذمہ داری حاصل ہوتے ہی ہم نے قبلۂ عالم امیرِ ملّتؒ کی تعمیلِ سنت کا عزم کیا۔ اور انجمن کی کراچی شاخ کی تجدید و تشکیلِ نو کا آغاز کیا۔ تاکہ ایک رُخ پر حضرت امیرِ ملّتؒ کی سنت کا احیاء ہو سکے تو دوسرے رُخ پر انجمن کیلئے اپنے عَمِّ محترم حضرتِ مولانا حامد حسن قادریؒ کی صدارتی مساعی کو خراجِ عقیدت پیش کیا جا سکے۔ چنانچہ دربار شریف علی پور سیداں کے برادرانِ طریقت (از کراچی) کو یکجا کرنے کیلئے ہمارا اِدارہ فوری طور پر انجام دیگا۔

☆ حضرت قبلہ عالم امیرِ ملّتؒ کے دستِ مبارک سے قائم شدہ انجمن خدام الصوفیہ کی کراچی شاخ کا قیام و تجدید ☆ حضرت قبلہ عالم امیرِ ملّتؒ کے دستِ مبارک سے جاری شدہ مجلّہ "انوارالصوفیہ" کا کراچی سے اجرا ☆ **سیرت فخرِ ملّت** ☆ علی پور سیّداں کے مناقب و اُصول تربیت پر مشتمل CD "**تجلیات علی پور سیداں**" (CD) کا اجرا ☆ بحکمِ سجادہ نشین ہفتہ وار حلقہ ذکر و مراقبہ کا قیام (امیرِ حلقہ: محمد امین نظامی نقشبندی) ☆ ماہانہ ختمِ خواجگان ☆ سالانہ روحانی اجتماع کا اہتمام ☆ **شجرہ طیبہ نقشبندیہ جماعتیہ** کی اشاعتِ نو ☆ سجادہ نشین و خانوادۂ علی پور سیداں کی کراچی تشریف آوری پر استقبال اور پریس کوریج ☆ کراچی سطح کے برادرانِ طریقت اور وابستگانِ علی پور سیداں کی ڈائریکٹری مرتب کرنا ☆ **نقشبندیہ نصابِ تربیت** کا اجراء بحوالہ سیرت و ملفوظاتِ امیرِ ملّت ☆ بلحاظِ اعدادِ اسمِ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر ۹۲ روز بعد روحانی جائزاتی اجلاس منعقد کرنا۔

بخدمتِ اقدس
ولایت مآب فخرِ ملت
حضرت پیر سید افضل حسین شاہ
صاحب
جماعتی نقشبندی
مدظلہ العالی
سجادہ نشین چہارم
دربار شریف علی پور سیداں

برائے ترسیل و منظوری
(دستخط مبارک)
سید افضل حسین جماعتی
سجادہ نشین
درگاہ حضرت شاہ جماعت
علیہ الرحمت
علی پور سیداں
3/1/1997